سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،19۔نومبر2019

(یوم الثلاثہ،21۔ربیع الاوّل1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 2

129

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19-نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019

Resumption of Motion for Leave:	Concerned Minister to respond on the motion that leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.
Ms Sadia Sohail Rana:	to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

130

حصہ دوئم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 17 ۔ ستمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

2۔ جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

3۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

4۔ محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائیو سیونگ میڈیکیٹڈ دودھ یا خوراک XMTVI (Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور پیکنگ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

131

5۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایمبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔

موجودہ قراردادیں

1۔ جناب محمد لطاسب ستی: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔

2۔ سردار فاروق امان اللہ دریشک: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19۔الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25۔الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

3۔ محترمہ سمیرا کومل: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں غیر قانونی تجاوزات کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن کیا جائے۔

4۔ محترمہ اسوہ آفتاب: پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گریٹر اقبال پارک سے درخت کاٹنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کی شفاف تحقیقات کرائی جائیں اور پی ایچ اے کے جو ملازمین اس واقعہ میں ملوث ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

5۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ سے گندم کی فصل کی بوائی متاثر ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمتوں میں یہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے اور کسان پیکج کا اعلان بھی کیا جائے۔

133

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

منگل،19-نومبر2019

(یوم الثلاثہ،21-ربیع الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمo

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۝١ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۝٢
وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ۝٣ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓـئِكَ
اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۝٤ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝٥ يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٦ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ۝٧ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ
مَا سِجِّيۡنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۝٩ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١٠

سُوۡرَۃُ المطفّفِین آیات1 تا10

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے(1) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں(2) اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں(3) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے(4) (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں(5) جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے(6) سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجّین میں ہیں(7) اور تم کیا جانتے ہو کہ سجّین کیا چیز ہے(8) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (9) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے(10)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اسی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1032 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1032: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 23 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور نشے کے عادی افراد کی علاج گاہ تاحال غیر فعال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹیٹ آف دی آرٹ اڈکشن سنٹر 148 اسامیوں پر تقرری نہ ہونے سے بند ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اڈکشن سنٹر میں کب تک مطلوبہ سٹاف، مشینری اور ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) نشے کے عادی افراد کی علاج گاہ 25-مارچ 2019 سے فعال ہو چکی ہے اور اس کا افتتاح ہو چکا ہے۔ مارچ 2019 تا اگست 2019، 628 مریض اس شعبہ میں داخل کئے گئے ہیں۔

(ب) جی نہیں، کل 148 گزٹیڈ میں سے 73 اسامیاں اور 93 نان گزٹیڈ میں سے 90 اسامیاں پُر کی جا چکی ہیں جبکہ بقیہ پوسٹوں پر تعیناتی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ج) اڈکشن سنٹر میں مطلوبہ سٹاف، مشینری اور ادویات فراہم کر دی گئی ہیں اور یہ سنٹر 25-مارچ 2019 سے فعال ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ مارچ 2019 تا اگست 2019، 628 مریض اس شعبہ میں داخل کئے گئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو نشے کے عادی مریض داخل کئے جاتے ہیں ان کی حالت بہت قابل رحم ہوتی ہے تو ان مریضوں کو انتظامیہ کی طرف سے کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، کیا ان کو علاج معالجے کے ساتھ ساتھ خوراک بھی دی جاتی ہے اور کیا ان سہولیات کے عوض مریضوں سے رقم بھی وصول کی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جو سوال انہوں نے پوچھا تھا وہ یہ تھا کہ کیا 23 کروڑ روپے کی لاگت سے جو Addiction Rehabilitation Centre بنا ہے وہ فعال ہوا ہے یا نہیں؟ تو میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ وہ سنٹر فعال ہو چکا ہے اور اس سنٹر سے اب تک 628 مریض مستفید ہو چکے ہیں۔

It was started, it was inaugurated and since then it has been working in order. It has been looking after the rehabilitation of drug addicts, Drug addicts'

rehabilitation is a specialized job which depends entirely on the kind of addiction.

جناب سپیکر! اس میں آپ کی drug addiction ہے اور اس میں آپ کی alcohol addiction شامل ہے۔ So we have given all the details. ہم نے تمام details کا جواب دے رکھا ہے۔ اگر معزز ممبر کوئی خاص سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کیا ان مریضوں سے charge کیا جاتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ان سے کوئی پیسا نہیں لیا جاتا اور یہاں جواب میں بھی یہ لکھا ہوا کہ No. Charges are being received for it.It has been done under the supervision of Services Hospital. یہ totally free of cost ہے اور سروسز ہسپتال کے نیچے run کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے 23 کروڑ روپے کی گرانٹ آئی تھی۔ میں صرف یہ clarity چاہتا ہوں کہ اس کا افتتاح کس نے کیا تھا؟ میری اطلاع کے مطابق already وہاں پر مینٹل ہیلتھ کا ادارہ کام کر رہا تھا لہٰذا یہ وضاحت کر دی جائے کہ کیا یہاں صرف ایک بلاک بنایا گیا ہے اور اس کی capacity کتنی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ محترم ممبر اپنا سوال repeat فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد! اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق یہاں پر already مینٹل ہسپتال کا ادارہ کام کر رہا تھا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نیا بلاک بنا ہے یا overall نیا انسٹیٹیوٹ بنایا گیا ہے جس کا وزیر اعلیٰ نے افتتاح فرمایا ہے مزید یہ بھی بتا دیا جائے کہ اس کی کتنی capacity ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ ہسپتال پہلے سے بن رہا تھا جب ہماری حکومت آئی تو اس ہسپتال کو مکمل کیا گیا۔اس میں لوگوں کو employ نہیں کیا ہوا تھا اور It was close institution اس کی ساری صفائی وغیرہ کر کے اس کے لئے سٹاف رکھ کر ہم 25۔مارچ کو اس کا افتتاح کر کے اسے کام میں لائے ہیں۔اب It is a complete block of hundred beds which has been created for rehabilitation of addicts.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا کہ اس کی اشد ضرورت تھی اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کا افتتاح بھی فرمایا۔لاہور کے اندر چار لاکھ سے زائد لوگ soft and hard نشے کے عادی ہیں۔منسٹر صاحبہ فرما بھی چکی ہیں کہ اس کی بہت ضرورت تھی لیکن ایک سال گزر جانے کے بعد بھی 148 سیٹوں میں آدھی سے زیادہ سیٹوں پر سٹاف نہیں رکھا۔جس ادارے کی پچھلی حکومت نے بنیاد رکھی تھی اس روایت کو قائم کرتے ہوئے جب اس کا افتتاح کر دیا تو اب تک اس کا سٹاف پورا کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے خیال میں سب سے important یہ چیز ہے کہ میں بتاتی چلی جاؤں کہ جب سے ہماری حکومت آئی ہے ہم تو ان کی پچاس فیصد ویکنسیز کو ہی پر کر رہے ہیں۔اگر ان کا وہ سنٹر کھل جاتا ہے اور یہ پہلے بندے رکھ لیتے تو بہتر ہوتا، ہم نے تو آ کر بندے رکھے ہیں اور وہ سنٹر چلایا ہے۔مقصد یہ کہ اس کے لئے ایڈورٹائز کیا اور پھر لوگوں کو رکھا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ 128 میں سے 73 اسامیاں پُر ہو چکی ہیں اسی طرح پیرا میڈیکل سٹاف میں 90 رکھ لیا گیا ہے اور مسلسل رکھ رہے ہیں اگر آپ اخبار اٹھا کر پڑھا کریں تو روزانہ پبلک سروس کمیشن اور NTS کے ذریعے باقاعدہ ٹیسٹ لئے جا چکے ہیں.I want to put it on the record کہ اس حکومت نے آ کر اس وقت

25ہزار ملازم جن میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کو ملازمت دی ہے اور وہ جو پچاس فیصد کی deficiency تھی اسے کم کر کے پچیس فیصد پر لائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ جو نشے کے عادی افراد ہیں ان کی علاج گاہ 25-مارچ 2019 سے فعال ہو چکی ہے۔ اس پر میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا ان کے لئے کوئی rehabilitation centre بنایا گیا ہے کہ جس طرح لوگ کوکین پیتے ہیں یا sniffing کرتے ہیں کیا ان کے لئے کوئی rehabilitation centre بھی بنایا گیا ہے تاکہ وہ دوبارہ اس کام میں نہ پڑیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ جو لوگ کوکین اور ہیروئن پیتے ہیں ان کے لئے کوئی rehabilitation centre بنایا گیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پہلے تو drug addiction کے بارے میں یہ پتا ہونا چاہئے کہ when we talk about drug addiction relapses یہ ہر drug addict کو ہوتے ہیں and there is very high chance of relapses to nearly about 60 to 70 percent. Whenever relapse happens naturally وہ دوبارہ ہمارے پاس ہی آتے ہیں۔ اگر ان کو ریکارڈ چاہئے کہ کن مریضوں کو دیکھا گیا ہے، کس مقصد کے لئے دیکھا گیا ہے اور کتنے relapsed ہو کر آئے ہیں اگر یہ کہیں تو اگلی دفعہ وہ ریکارڈ بھی ان کو دے دیں گے لیکن میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ ایک rehabilitation centre has been created which is working. اس سے پہلے تو کوئی سنٹر کام نہیں کر رہا تھا لیکن اب وہ کام کر رہا ہے اور میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ ہم نے پنجاب بھر کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں دس دس بیڈ مختص کر دیئے ہیں For those people with drug addiction who require help

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحبہ accept کریں گی کہ
There is a difference between intoxicants and narcotics
میں نے simple سوال کیا ہے کہ جو کوکین پیتے ہیں یا sniffing کرتے ہیں کیا ان کی rehabilitation کے لئے کوئی سنٹر بنایا گیا ہے اور کیا ان کو کچھ فرق پڑا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے بتایا تو ہے کہ سنٹر بنایا گیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مریضوں کو کوئی فرق پڑا ہے؟

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION: (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I am sorry I am not even clear of what question does he want to ask.

معزز ممبر کیا پوچھ رہے ہیں؟ کیا یہ پوچھ رہے ہیں کہ مریضوں کو کچھ فرق پڑا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! تھوڑا سا clear بتا دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کسی ایک مریض کا بتا دیں جسے فرق پڑا ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): آپ نے سوال کرنا تھا تا کہ میں سارے مریضوں کی ہسٹری لے کر آتی۔ اب آپ اگلی دفعہ کے لئے سوال دے دیں تو ہم آپ کو سارے مریضوں کی ہسٹری دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ fresh question دے دیں تو پوری تفصیل مل جائے گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مریضوں کی ہسٹری publically نہیں بتاتے وہ confidential ہوتی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہاؤس in order کریں۔ آپس میں باتیں ہو رہی ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ہاؤس in order کرا دیں چونکہ کسی بات کی سمجھ ہی نہیں آرہی، ہر کوئی اپنی اپنی باتیں کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں، سب سے زیادہ شور ملک صاحب مچا رہے ہیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1177 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1177: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کل کتنی الٹرا ساؤنڈ مشینیں کس کس شعبہ میں ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں جو الٹرا ساؤنڈ مشینیں خراب ہیں ان کو صحیح کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں الٹرا ساؤنڈ کی کل 29 مشینیں ہیں جن شعبہ جات میں الٹرا ساؤنڈ نصب ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جب بھی کوئی مشین خراب ہوتی ہے تو بائیو میڈیکل ٹیکنیشن مشین کو چیک کرتے ہیں اور چھوٹے نقص کو ہسپتال کے اندر ہی ٹھیک کر دیا جاتا ہے اور کسی بڑے نقص کی صورت میں ہسپتال کے بنائے گئے SOPs اور پیپرا رولز پر عمل کر کے مشین ٹھیک کروائی جاتی ہے جو مشینیں خراب ہیں ان کی مرمت کے لئے ٹینڈر / ورک آرڈر جاری کئے ہوئے ہیں جس کی فارملٹیز کو پورا کرنے اور مرمت کروانے میں ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں۔ اس وقت 29 میں سے چار مشینیں خراب ہیں جن کی مرمت کے لئے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور ایک کا ورک آرڈر بھی جاری ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں سوال کیا تھا کہ جو الٹرا ساؤنڈ مشینیں خراب ہیں ان کو صحیح کرانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔ میں نے یہ سوال 14۔ جنوری کو کیا تھا اور 13۔ ستمبر کو اس کا جواب آیا ہے کہ ابھی بھی اُنتیس میں سے چار مشینیں خراب ہیں۔

جناب سپیکر! اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وہ مشینیں ٹھیک ہو گئی ہیں اور کن کن شعبہ جات میں وہ مشینیں ابھی بھی خراب پڑی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا تھا کہ اس وقت سروسز ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ کی کتنی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ سروسز ہسپتال کے اندر الٹرا ساؤنڈ کی ٹوٹل اُنتیس مشینیں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ جب مشینیں خراب ہوتی ہیں تو ان کے بارے میں کیا کیا جاتا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ بائیو میڈیکل انجینئرز تقریباً ہر ہسپتال کی طرح سروسز ہسپتال میں بھی موجود ہیں۔ اگر کوئی چھوٹی موٹی خرابی ہو تو انہیں بلا کر ٹھیک کر لی جاتی ہے۔ اگر وہ ٹھیک نہ ہو سکے تو پھر اس کمپنی کے ساتھ after sale services کا کنٹریکٹ میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ جب انہوں نے سوال پوچھا تھا تبھی میں نے یہ جواب دے دیا تھا لیکن بیچ میں اتنا شور و غل رہا اور عام لوگوں کی مشکلات کے بارے میں جو سوالات اور جوابات تھے وہ انہوں نے کبھی سنے ہی نہیں۔ میں تو ہر مرتبہ تیاری کر کے لے آتی تھی لیکن یہ یہاں جواب نہیں سنتے تھے اس وقت پروڈکشن آرڈر پروڈکشن آرڈر کا شور مچا ہوتا تھا اور یہ میری بات تو سنتے ہی نہیں تھے۔ اس وقت جواب میں بتایا تھا کہ اُنتیس میں سے چار مشینیں خراب تھیں میں ابھی رپورٹ لے کر محترمہ کو بتا دوں گی اوّل تو وہ ٹھیک ہو چکی ہیں۔

Because I have no complaints at all about the machines which are working in Services Hospital.

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے کہا کہ ہم شور مچاتے رہے اور وہ بے چاری جواب نہیں دے پائی اور وہ اتنی تیاری کر کے آئی تھی لیکن میں نے آج بھی جو سوال پوچھا ہے اس کا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ اگر آپ پورا سال اتنی تیاری کر کے آتی رہیں تو آج آپ کے پاس

جواب ہونا چاہئے تھا۔ میں نے جنوری میں آپ سے پوچھا اور آپ نے ستمبر میں جواب دے دیا کہ اُنتیس میں سے چار مشینیں خراب ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ابھی آپ جواب دے رہی ہیں کہ میں تیاری کر کے آئی تھی لیکن ابھی جا کر پوچھ لیتی ہوں پھر آپ نے جو پورا سال تیاری کی اس حوالے سے آپ نے کبھی بھی نہیں پوچھا تو تیاری کس بات کی کر کے آتی رہیں۔ انہوں نے خود مانا ہے کہ چار مشینیں خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میرا بالکل simple سوال ہے کہ وہ شعبہ جات بتا دیں جن میں یہ مشینیں خراب ہیں اس سے انہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ وہاں مریض کس قدر خواری کا شکار ہیں۔ ایک سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں اور پھر دوسرے سے تیسرے ڈیپارٹمنٹ میں، میں کہوں گی تو آپ ہاؤس میں شور مچا دیں گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہاں کے ڈاکٹرز انہیں پرائیویٹ refer کر دیتے ہیں کہ فلاں جگہ سے الٹرا ساؤنڈ کرائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہ چار الٹرا ساؤنڈ مشینیں جو ٹھیک نہیں ہو سکیں ان کی جگہ پر ہم نئی الٹرا ساؤنڈ مشینیں منگوا رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ مجھے بتا دیں کہ ہسپتال کے ایسے کون کون سے شعبہ جات ہیں کہ جہاں پر گزشتہ ایک سال سے الٹرا ساؤنڈ مشینیں خراب ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے اصل سوال میں یہ تفصیل نہیں پوچھی تھی۔ انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ کل کتنی الٹرا ساؤنڈ مشینیں خراب ہیں؟ اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ ہسپتال کے دو یا تین شعبہ جات ایسے ہیں کہ جہاں پر زیادہ تر الٹرا ساؤنڈ مشینیں استعمال ہوتی ہیں۔ شعبہ ریڈیالوجی، شعبہ یورالوجی اور شعبہ گائناکالوجی میں الٹرا ساؤنڈ مشینیں استعمال ہوتی ہیں۔ جو چار مشینیں خراب تھیں وہ ٹھیک نہیں ہو سکیں اور latest انفارمیشن کے مطابق ہسپتال کے لئے

چار نئی مشینیں خریدی جا رہی ہیں یعنی چار نئی الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی خریداری کے لئے آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بھی اسی سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پوچھ لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں مشینوں کی مرمت کے حوالے سے ہسپتال کے SOPs اور پیپرا رولز کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح جواب آخر میں لکھا گیا ہے کہ:

"جس کی formalities کو پورا کرنے اور مرمت کروانے میں ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں۔"

جناب سپیکر! محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ دو ماہ کے procedure کے تحت مشینیں مرمت ہو جاتی ہیں یا پھر ان کی جگہ پر نئی مشینیں خریدی جاتی ہیں۔ معزز ممبر نے یہ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ میں 14۔ جنوری 2019 کو جمع کروایا تھا، یہ سوال محکمہ کے پاس 11۔ مارچ 2019 کو گیا تھا اور اس کا جواب 13۔ ستمبر 2019 کو دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چھ ماہ بعد جب یہ جواب آیا تو تب بھی یہ process مکمل نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں محکمہ بتا رہا ہے کہ مشینوں کی مرمت یا خریداری کا process دو ماہ میں مکمل ہوتا ہے جبکہ چھ ماہ کے بعد بھی یہ مشینیں مرمت نہیں کروائی جا سکیں تو منسٹر صاحبہ اس کی ذرا وضاحت فرما دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ان سارے سوالوں کے جوابات ستمبر کے اجلاس میں دیئے گئے تھے۔ اصل میں جس دن محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات take up ہو رہے تھے تو معزز ممبران حزب اختلاف نے کوئی سوال نہیں پوچھا تھا ورنہ میں ان کو اس کا جواب دے دیتی۔ اب میں اپنے معزز بھائی کو بتانا چاہتی ہوں کہ الیکٹرانکس مشینوں کا ایک عرصہ کے بعد ٹھیک ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان چار مشینوں کو ہم نے ٹھیک کروانے کی کوشش کی تھی لیکن یہ ٹھیک نہیں ہو سکیں۔ اب ہم نے نئی مشینیں خریدنے کے لئے ٹینڈر دیا ہے۔ سروسز ہسپتال میں اس وقت ایک نیا

شعبہ ریڈیالوجی قائم کیا جا رہا ہے اور بہت سی نئی الٹرا ساؤنڈ مشینیں خریدی جا رہی ہیں۔ اس کی تفصیل میں آپ کو بعد میں مہیا کر دوں گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ چھ ماہ بعد جواب آیا ہے جبکہ تحریری جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مشینوں کی مرمت کے process پر دو ماہ لگتے ہیں تو چھ ماہ بعد بھی یہ الٹرا ساؤنڈ مشینیں مرمت کیوں نہیں ہو سکیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس کی formalities کو پورا کرنے اور مرمت کروانے میں ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں اور معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور پھر بھی یہ الٹرا ساؤنڈ مشینیں مرمت نہیں ہو سکیں۔ آپ اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب ستمبر کے مہینے میں جواب دیا گیا تو اس وقت واقعی چار مشینیں خراب تھیں۔ اب میں latest انفارمیشن دے رہی ہوں کہ یہ چار مشینیں مرمت نہیں ہو سکیں اور ہم ان چار مشینوں کی جگہ نئی مشینیں خرید رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1246 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناح ہسپتال میں گردہ و مثانہ کے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

*1246: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہسپتال لاہور کا گردہ و مثانہ وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس وارڈ میں ڈیوٹی سر انجام دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس میں کتنے مریض ماہانہ داخل ہوتے ہیں؟

(د) سال19-2018کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) اس میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جناح ہسپتال کا گردہ ومثانہ وارڈ 45بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس وارڈ میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جناح ہسپتال میں دو دن گردہ OPD کے لئے مختص ہیں اور روزانہ تقریباً125 گردے کے مریض بذریعہ آوٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ آتے ہیں، جن میں سے بیڈز کی دستیابی کی صورت میں ایک دو مریض داخل کئے جاتے ہیں کیونکہ گردہ کے زیادہ مریض long staying ہوتے ہیں۔ اوسطاً74 مریض ہر مہینے داخل ہوتے ہیں۔

(د) جناح ہسپتال،لاہور نے سال 19-2018 کے بجٹ -/5,093,607,129روپے میں سے -/4,801,846,164روپے خرچ کئے ہیں جس میں گردہ و مثانہ وارڈ کے اخراجات بھی شامل ہیں۔

(ہ) موجودہ مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ ایک مہینے میں کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جناح ہسپتال میں دو دن گردہ OPD کے لئے مختص ہیں اور روزانہ تقریباً125 گردے کے مریض بذریعہ آوٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ آتے ہیں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: نماز مغرب کے لئے اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! کڈنی کے مریض بہت serious ہوتے ہیں اس لئے ان کے لئے صرف دو دن مختص کرنا میری سمجھ سے باہر ہے۔ ایک دن میں 125 مریض اور دوسرے دن بھی 125 مریض ہوتے ہیں لہٰذا کیا ان دو دنوں میں پورے 250 مریضوں کا چیک اَپ ہو جاتا ہو گا کیونکہ یہ possible نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہفتے میں صرف دو دن ہی کیوں ہیں اور دوسرا سوال یہ ہے کہ 45 بیڈ کسی صورت بھی کڈنی وارڈ کے لئے کافی نہیں ہوتے لہٰذا کیا یہ مزید بیڈ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس یورالوجی وارڈ کے اندر ٹوٹل 45 بیڈز ہیں اس کے علاوہ 50 بیڈز ہیں جن پر روزانہ ڈائیلسز ہو رہے ہیں۔ گوہر اعجاز صاحب ایک Philanthropist ہیں جو ڈائیلسز وارڈ کو look after کر رہے ہیں۔ وہاں روزانہ تقریباً free of cost ڈیڑھ سو مریضوں کا ڈائیلسز ہوتا ہے۔ یورالوجی وارڈ میں عموماً مریضوں کے آپریشن ہونے ہوتے ہیں اور مریضوں کے آپریشن complicated ہوتے ہیں جنہیں زیادہ دیر ہسپتال میں رہنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر ureter یا urethra کا repair کیا ہے تو مریض کو دس دن یا کئی دفعہ پندرہ دن بھی رہنا پڑتا ہے۔ بیڈز کی تعداد چونکہ 45 ہے جبکہ out patient department ہفتے میں دو دن ہوتا ہے جس کے ذریعے مریض داخل کئے جاتے ہیں۔ Naturally جن مریضوں کو داخلے کی ضرورت ہوتی ہے اُن میں سے دو یا تین مریض خالی بیڈز کے حساب سے داخل کر دیتے ہیں اور جو مریض داخل نہیں ہو سکتے اُن کو waiting list میں ڈال دیتے ہیں۔

That is how it is done. The available number of beds are normally occupied and it is because of a longer duration of treatment that is normally given to patients with urology problems.

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا number of beds کو increase کرنے کا ارادہ نہیں ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس حساب سے 95 بیڈز بن رہے ہیں کیونکہ ڈائیلسز کے 50 بیڈز ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سو مریضوں کو روزانہ free of cost ڈائیلسز کی سہولت دی جا رہی ہے۔ یہ سارے کڈنی کے مریض ہوتے ہیں لیکن وہ مریض جن کے گردے کام کرنے بند کر دیتے ہیں اُن کو جب تک operate نہیں کرنا ہوتا تب تک ڈائیلسز اس کے لئے ایک supportive treatment ہوتا ہے۔ یہ 50 بیڈز مسلسل استعمال ہو رہے ہیں اور باقی 45 بیڈز occupied رہتے ہیں جبکہ beds are not left vacant مسئلہ یہ ہے کہ جب تک آپ پہلے مریض کو discharge نہ کریں تب تک کوئی بیڈ خالی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بتایا کہ یورالوجی کے مریضوں کے کئی دفعہ complicated cases ہوتے ہیں مثال کے طور پر اگر bladder کینسر ہے یا bladder میں tumor ہے جہاں سے وہ remove کیا گیا ہے۔

> Then minimum 5 to 10 days are needed to find out that bladder is functioning normally or not, or will be able to micturate or not.

لہٰذا یہ ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ مریض زیادہ دن کے لئے ہسپتال میں رہتے ہیں اس لئے اتنے بیڈز خالی نہیں ہوتے۔ وہاں پر surgical beds کی ٹوٹل تعداد 200 ہے اور اُن میں سے 90 سے زیادہ یورالوجی ڈیپارٹمنٹ کو دیئے ہوئے ہیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہ رہی ہوں کہ کڈنی کے مریض بعض اوقات long staying ہوتے ہیں لیکن اس جواب کے مطابق صرف 45 بیڈز کی انفارمیشن دی گئی ہے جبکہ باقی بیڈز کی جو تعداد منسٹر صاحبہ بتا رہی ہیں وہ جواب میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر بیڈز کو بڑھانا ضروری ہے اس کے علاوہ days بھی زیادہ کرنے چاہئیں کیونکہ اس شعبہ کے لئے دو دن enough نہیں ہیں لہٰذا منسٹر صاحبہ اس پر غور کریں۔ چونکہ یہ گورنمنٹ کا ہسپتال ہے اور ہماری majority گورنمنٹ ہسپتالوں میں ہی آتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! If you can do it and it is possible تو اسے دیکھ لیں کیونکہ محترمہ کہہ رہی ہیں کہ days بڑھا دیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں days بڑھانے کے حوالے سے ہی بتا رہی ہوں۔ پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹی ٹیوٹ کے اندر ماشاء اللہ ہم نے 50 نئے بیڈز add کر دیئے ہیں اور اس وقت ہمارے پاس 62 ڈائیلسز مشینیں کام کر رہی ہیں۔ ہم سارے ہسپتالوں کے اندر یہ سہولتیں دے رہے ہیں تاکہ لوگ اپنے علاقے کے ہسپتال میں جائیں اور وہاں یہ سہولت حاصل کریں۔

But I will try my level best so that the number of days could be increased.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ جناح ہسپتال چار اضلاع اوکاڑہ، ننکانہ، قصور اور شیخوپورہ کو cater کرتا ہے۔ محکمہ کی طرف سے جتنا بھی جواب آیا ہے اس میں ساری تفصیل پرانے پاکستان کی ہے لیکن میرا محترمہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ نیا پاکستان جب سے بنا ہے، کیا ایک بیڈ بھی اس میں increase ہوا ہے یا ایسا کوئی پروگرام بھی بنایا ہے؟ اس کے علاوہ انہوں نے کڈنی سنٹر کی بات کی ہے تو جس طرح پنجاب کا بُرا حال ہو چکا ہے اسی طرح کڈنی سنٹر کا بھی بُرا حال ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! نئے پاکستان کا بیڈ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ آپ نے یہ connection کیسے جوڑ دیا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر یہ صرف یورالوجی بیڈز کی بات کریں تو میں نے already PKLI کا نام لیا کہ اس میں 60 نئے بیڈز add ہوئے ہیں۔ یہ ایک بیڈ کی بات کر رہے ہیں جبکہ ہم نے 60 نئے بیڈز increase کئے ہیں۔ وہ کام جو پہلے اِن سے نہ ہوا وہ ہم نے آتے ہی کر دیا۔ جو ڈائیلسز مشینیں کام نہیں کر رہی تھیں اُن کو ورکنگ آرڈر میں لایا گیا ہے جبکہ 62 ڈائیلسز مشینیں علیحدہ کام کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ میں اِن کو یہ بھی بتادوں کہ ہر ہسپتال کے اندر number of beds have been increased particularly for urology پہلے ہر طرف یورالوجی کی ٹرانسپلانٹ بند ہو گئی تھی لیکن اب گوجرانوالہ کے اندر دس سے زیادہ مریضوں کا renal ٹرانسپلانٹ ہو چکا ہے بلکہ خوشی کی بات یہ ہے کہ بہاولپور کے اندر renal ٹرانسپلانٹ شروع ہو گیا ہے اور اِنشاء اللہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ پورے پنجاب میں renal ٹرانسپلانٹ دوبارہ شروع ہو جائے تاکہ مریضوں کو ایک جگہ پر آنے کی ضرورت نہ پڑے۔ They should be able to get this facility at their door step. انشاء اللہ یہ جو ساری ڈویلپمنٹ کر رہے ہیں۔ Very soon you will see that more and more operations are done but not in Lahore اسی طرح شیخ زید ہسپتال میں ہیں۔ یہ fresh question جمع کروادیں تو میں آپ کو پورے پنجاب کے حوالے سے یورالوجی کے ٹوٹل بیڈز کی تعداد بتادوں گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرے خیال میں میری بڑی بہن میرا ضمنی سوال follow نہیں کر سکیں۔ جتنے سوال کے جواب میں figures دیئے ہوئے ہیں یہ پرانے پاکستان کے ہیں لیکن نئے پاکستان کا slogan ہیلتھ، ایجوکیشن اور انصاف تھا لہٰذا میرا اپنی بڑی بہن سے سوال یہ ہے کہ جب سے نیا پاکستان تخلیق ہوا ہے تب سے جناح ہسپتال میں کیا ایک بیڈ کا بھی اضافہ ہوا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے خیال میں اہم بات یہ ہے کہ الحمدللہ ہسپتالوں کے حالات ہم نے اتنے بہتر کر دیئے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف ہمارے ہسپتال میں 14 دن رہے ہیں لیکن انہوں نے ایک دفعہ بھی علاج کی شکایت نہیں کی۔ پہلے وہ آپ کی حکومت میں روزانہ باہر جایا کرتے تھے لیکن اب وہ

ہمارے پاس رہے ہیں اور مطمئن بھی ہوئے ہیں۔ میں خود اُن سے جا کر ملی اور اُن سے کہا کہ یہاں آپ کا جو علاج ہو رہا ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں مطمئن ہوں۔ میں آپ کو یقین سے کہہ رہی ہوں کہ جس طرح کی سہولت ہم نے میاں محمد نواز شریف کو دی تھی اسی طرح سب مریضوں کو دے رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں کیونکہ حالات پہلے سے بہتر ہو گئے ہیں ورنہ وہ پہلے ایک دن بھی کسی سرکاری ہسپتال میں نہیں آتے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1284 جناب محمد ارشد ملک کا ہے لیکن اُن کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1285 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے لیکن اُن کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1328 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سول ہسپتال میں سہولیات کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*1328: **محترمہ خالدہ منصور:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال فیصل آباد کا قیام کب عمل میں آیا اس میں کتنے آپریشن تھیٹر، وارڈ اور دفاتر تعمیر کئے گئے تھے؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال میں آیم آر آئی اور سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال کا کل رقبہ کتنا ہے کیا اس کی بلڈنگ اور دستیاب سہولیات کافی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ کا زیادہ تر حصہ خستہ حال ہو چکا ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس کی عمارت میں توسیع کرنے اور تمام مسنگ فسلٹیز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سول ہسپتال فیصل آباد کی تعمیر 20۔ستمبر 1956 میں ہوئی۔ یہاں چھ آپریشن تھیٹرز جو کہ 21 آپریشن ٹیبلز پر مشتمل ہیں اور 24وارڈز اور 9دفاتر ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں صرف سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کا کل رقبہ 19.3ایکڑ ہے۔ اس کی بلڈنگ پرانی ہے۔ تاہم قابل استعمال ہے۔

(د) جی، ہاں! ہسپتال ہذا کی بلڈنگ پرانی ہے اس کے لئے رینویشن کی ضرورت ہے جس کے لئے R&M بجٹ فراہم کیا جارہا ہے۔

(ہ) ہسپتال ہذا میں پہلے ہی تین نئے بلاک تعمیر کئے گئے ہیں اور ایک سکیم جس کا عنوان Rehabilition/Upgradation of Various Departments at DHQ Hospital Faisalabad،(ADP)2019-20 میں شامل ہے، جس کی مالیت 391.233ملین روپے ہے اور ہسپتال اب تک 0042.ملین روپے خرچ کر چکا ہے اور اس سال2019-20 میں بقایا رقم 349.233ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میرا یہ سوال فیصل آباد کے سول ہسپتال کے بارے میں ہے جس کے حوالے سے منسٹر صاحبہ کی نظر میں کچھ چیزیں لانی ہیں۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ سول ہسپتال فیصل آباد میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں، کیا ہسپتال میں لوگوں کو ایم آئی آر کی سہولت میسر ہے اور کیا ہسپتال کی بلڈنگ کی بہت خستہ حالت ہے جس میں بہت جلد نئی بلڈنگ بنانے کی ضرورت ہے؟ ہسپتال میں صرف چھ آپریشن تھیٹر ہیں جبکہ فیصل آباد کی آبادی بہت زیادہ ہے اور سول ہسپتال میں بہت زیادہ مریض آتے ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ چھ آپریشن تھیٹرز فیصل آباد کے لئے کافی ہیں نیز جو دوسری چیزیں میں نے پوچھی ہیں ان کے حوالے سے میری گزارش ہوگی کہ وہ اس کے متعلق بھی ہاؤس کو بتائیں اور یہ کام کب تک مکمل کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ ہسپتال 1956 میں بنا تھا اور محترمہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ اتنا عرصہ ہوا کسی نے اس ہسپتال کی طرف دھیان ہی نہیں دیا۔ اگر دھیان دیتے تو اس ہسپتال کے حالات آج سے پہلے بہت بہتر ہو جاتے لیکن جب سے ہم آئے ہیں تو اس کی جو نئی سکیم ہے that is known as rehabilitation and upgradation of various departments of DHQ Hospital Faisalabad جس پر ہم نے کام کرنا شروع کر دیا ہے جس پر 391 ملین روپے 20-2019 کے ADP کے بجٹ میں رکھا گیا ہے اور اس ہسپتال پر اب تک 42 ملین روپے خرچ ہو چکا ہے۔ So we have started working on it محترمہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں کہ حالات کافی خراب تھے لیکن میں انہیں تسلی دینا چاہتی ہوں کہ ہم نے آتے ہی اس ہسپتال پر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ اس پر پہلے ہی کام شروع ہو چکا ہے اور مکمل ہونے سے متعلق یہ ہے کہ کام کرنے لگے ہوئے ہیں اور کام ایک دفعہ شروع ہو جائے تو آپ کو پتا ہے کہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کتنا وقت لیتا ہے؟ ہماری تو ہر وقت ان کے ساتھ کوشش ہوتی ہے کہ اسی fiscal year میں مکمل ہو جائے گا وجہ یہ ہے کہ ورنہ ہمارے پیسے lapse ہو جاتے ہیں تو I will ensure کہ یہ ختم کر دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: سول ہسپتال میں مختلف ٹیسٹوں کے لئے مشینوں کی تعداد و کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1381: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال سیالکوٹ (ڈی ایچ کیو ہسپتال) میں ایکسرے، ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کے ٹیسٹوں کے لئے کل کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں؟

(ب) روزانہ کتنے مریضوں کے ان مشینوں پر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا موجودہ مشینیں مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے کافی ہیں اگر نہیں تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں تین عدد ایکسرے مشین موجود ہیں اور یہ تینوں کام کر رہی ہیں۔ سی ٹی سکین مشین اور ایم آئی آر مشین میسر نہ ہے۔ تاہم گورنمنٹ یہ دونوں سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔

(ب) تینوں ایکسرے مشینوں پر روزانہ 300 ایکسرے کئے جا رہے ہیں۔

(ج) موجودہ تین عدد ایکسرے مشینیں عوام الناس کی ضروریات کے مطابق کم ہیں۔ البتہ حکومت اس ہسپتال میں ان سہولیات کو مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میرے لئے بڑی حیرانی کی بات ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ سول ہسپتال سیالکوٹ میں ایکسرے، ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کے ٹیسٹوں کی کل کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں؟ جواب میں کہا گیا کہ یہاں پر سی ٹی سکین مشین اور ایم آر آئی مشین میسر ہی نہیں ہے۔ According to my information وہاں پر باقاعدہ یہ ٹیسٹ conduct کئے جاتے ہیں، ٹیسٹ taking ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ہسپتال کے premises کے اندر ہی facilitate کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میرا سوال اس سے related یہ ہے کہ اگر یہ ٹیسٹ نہیں ہو رہے تو جو ٹیسٹ وہاں پر کئے جا رہے ہیں وہ ٹیسٹ کس مد میں ہیں اور ان کے پیسے کہاں جا رہے ہیں نیز پنجاب حکومت کی طرف سے across Punjab ایک نوٹیفکیشن 14۔ ستمبر 2019 کو جاری کیا گیا تھا جس میں سی ٹی سکین کی cost بھی -/2500 روپے charge کرنے کے لئے کہا گیا ہے تو پریشانی اس بات کی ہے کہ وہاں پر جو ٹیسٹ conduct کئے جا رہے ہیں وہ کس مد میں ہیں اور یہ پیسے کہاں جا رہے ہیں؟ وہاں پر according to my information یہ ٹیسٹ ہو رہے ہیں اور یہ بات میں وثوق سے آپ کو بتا دیتی ہوں لیکن اس سارے سلسلے کی kindly وضاحت کر دی جائے تو بہت اچھا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے important چیز انہوں نے یہ پوچھی تھی کہ آیا وہ hospital has a CT Scan and MRI وہاں پر ہسپتال کا اپنا نظام نہیں ہے بلکہ انہوں نے CCB یعنی کمیونٹی کونسل بورڈ بنایا ہوا تھا جس نے کچھ عرصہ قبل وہاں پر سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینیں لگائی ہوئی تھیں۔ That MRI and CT Scan machines are performing their operations inside the hospital ٹراما سنٹر بھی بنا تھا ہسپتال کے اندر اور ٹیسٹ کی مشینیں بھی تھیں جن پر ہسپتال کے premises میں ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ جو لیبارٹری ٹیسٹ ہیں وہ naturally ہسپتال کرتا ہے جبکہ ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کے متعلق محترمہ نے صحیح فرمایا ہے کہ وہاں پر ہوتے ہیں and those patients who cannot afford ان مریضوں کی ادائیگی ہسپتال کرتا ہے اور جو مریض خود afford کر سکتے ہیں وہ خود فیس دے کر کروا لیتے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! جو سوال پوچھا جاتا ہے تو اس کا جواب بھی اس سے related ہونا چاہئے تھا۔ اگر ہم صرف اس کا "ناں" کر کے جواب دے دیں تو اس پر بہت زیادہ question mark ہیں۔ آپ نے ابھی خود بھی اس چیز کو accept کیا کہ وہاں پر ٹیسٹ conduct کئے جاتے ہیں جو کہ ہسپتال کے premises میں ہو رہے ہیں تو یہ مکمل تفصیل جواب میں تحریری طور پر دی جانی چاہئے تھی جو کہ موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ کو پتا تھا کہ یہ ٹیسٹ ہو رہے ہیں تو پھر آپ یہ سوال کس لئے پوچھ رہی تھیں؟ if you knew it was being done there آپ نے پوچھا کہ ہسپتال ٹیسٹ کر رہا ہے کہ نہیں تو میں نے آپ کو بتایا کہ:

> Hospital by itself does not have MRI or CT Scan Machines. There is a public private partnership.

جناب سپیکر! انہوں نے ایک ٹراما سنٹر develop کیا اور وہاں پر سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینیں بھی لگائیں تو وہاں ہسپتال میں ان مشینوں پر ٹیسٹ ہوتے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ! I am sorry to interfere! لیکن مجھے سب سے پہلے تو آپ سے ڈکٹیشن نہیں لینی دوسری یہ کہ میں نے آپ سے کیا پوچھنا ہے اور کیا نہیں پوچھنا یہ بھی میری اپنی will ہے اور تیسری اہم چیز کہ سوال جسے آپ نے شاید غور سے دیکھا ہی نہیں ہے کہ اس میں اور بھی بہت سی چیزیں پوچھیں گئی تھیں کہ کل کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں تو آپ کا focus صرف ایک ہی چیز پر ہو گیا ہے کہ اگر آپ کو پتا تھا تو آپ نے پوچھا کیوں؟ آپ kindly جو سوال ہوتا ہے، آپ ہمارے لئے بہت محترم ہیں تو براہ مہربانی اسی پر focus کیا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی چیز میں آپ کے توسط سے ہاؤس کے علم میں لانا چاہوں گی کہ 14۔ ستمبر کے نوٹیفکیشن جس کی میں نے بات کی وہ across Punjab گیا تھا تو جب وہ نوٹیفکیشن across Punjab گیا ہے تو وہاں پر کوئی بورڈ چاہے بیٹھ کر کام کر رہا ہے یا کوئی اسے

privately handle کر رہا ہے یا اس کو publically یا گورنمنٹ اس کو کر رہی ہے، جس طرح سے بھی جو بھی source ہو وہ کسی نہ کسی مد میں اس کا کچھ نہ کچھ تو ریکارڈ ہو گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں اسی ریکارڈ کی بات کر رہی ہوں کہ اس ریکارڈ کے تناظر میں منسٹر صاحبہ کیا فرمائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کیا پوچھنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! بڑا simple سا سوال ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 2018 میں ٹیسٹ کے charges کیا تھے اور اب "نئے پاکستان" میں کیا ہیں؟ محترمہ یہ پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! نئے charges کون وصول کر رہا ہے؟ اسی کو ضمنی سوال سمجھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ مشینیں کتنی خراب ہیں جس کے متعلق میں انہیں بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! Charges بتا دیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سی ٹی سکین کے charges دو ہزار روپے ہیں جو مریض afford نہیں کر سکتے ان کے charges ہسپتال pay کر دیتا ہے اور جو مریض pay کر سکتا ہے اس سے لے لئے جاتے ہیں جبکہ یہ فیس اب کی نہیں ہے۔ اگر یہ اس ہاؤس کے اندر بتانا چاہتے ہیں تو CT Scan machines have been outsourced in all the district headquarters hospital by the previous government. They were outsourced before our government came in اور یہ outsourced machines جو ہیں ان کا rate اُس وقت

-/1500روپے ٹیسٹ تھا اور انہی کی حکومت باقی پیسے payکرتی تھی۔ اس مرتبہ چونکہ سی ٹی سکین کے ٹیسٹ کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور ہم اسی طریقے سےsubsidized rates payکر رہے ہیں۔ اسی طریقے سےall these tests were subsidized before we came in یہ پہلے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں اور ہمارے وقت کی نہیں لگیں۔ اب -/2000روپے سی ٹی سکین کا اس وقتchargeہو رہا ہے جہاں بھی سی ٹی سکین ہو رہا ہے اور سی ٹی سکین ٹیسٹ کی فیس جو patients affordنہیں کر سکتے۔ انہوں نے کچھ بھی نہیں کرنا ہوتا وہ صرف ایم ایس کے پاس جاتے ہیں وہاں پرچیsignہوتی ہے اور اس پرچی پر ان کا فری سی ٹی سکین ہو جاتا ہے ہسپتال اس کےcharges payکرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! انہوں نے غلط بتایا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم منسٹر صاحبہ کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے مان لیا ہے کہ مشینیں پہلے کی لگی ہوئی تھیں ہم نے صرف فیس بڑھائی ہے۔ بہت شکریہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ kindly it should be in your knowledge. This is not two thousand rupees this is twenty five hundred rupees. اور آپ کی پنجاب گورنمنٹ نے یہ notify کیا ہے۔ یہ منسٹر صاحبہ ہیں۔ She is not aware

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ میں 25۔ جنوری کو جمع ہوا، یہاں سے 28۔ مارچ کو محکمے کے پاس گیا اور وہاں سے 13۔ ستمبر کو جواب آیا۔

جناب سپیکر! جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ البتہ حکومت اس ہسپتال میں ان سہولیات کو مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ کیا منسٹر صاحبہ بتائیں گی کہ اب تک practically کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال فیس سے ہٹ کر ہے اور یہ وہی ہے جو جناب طاہر خلیل سندھو نے کیا تھا کہ 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی فیس چارج کی جاتی تھی اور آج کتنی کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے جب یہ کریں گے تو اُس میں ساری تفصیلات آجائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ fresh question جمع کرا دیں آپ کو ساری detail کا پتا چل جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس پوائنٹ کو clarify کرنا ضروری ہے، وزیر قانون دیں کہ رولز کے مطابق ضمنی سوال کا مطلب کیا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! Supplementary should be relevant with the question اگر کسی کا کوئی ضمنی سوال relevant نہیں ہو گا تو اس کے لئے fresh question ہی بنتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں She is very competent ہم ان کی عزت کرتے ہیں لیکن جواب دیتے ہوئے پتا نہیں یہ اتنی جلدی غصہ کیوں کر جاتی ہیں اس بات پر کہ آپ fresh question کریں، آپ یہ نہ کریں، وہ نہ کریں؟ جس طرح پہلے ڈاکٹر نیازی والے مسئلے پر غصہ کیا تھا آج اس بات پر غصہ کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب اگلا سوال کرتے ہیں اور چودھری افتخار حسین چھچھر آپ اس کے بارے میں fresh question جمع کرا دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! چلیں، میں یہ پوچھ لیتا ہوں کہ اس وقت کتنی فیس چارج کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! اس وقت کتنی فیس چارج کی جا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے آپ کو یہی بتایا کہ مجھے جو انفارمیشن ملی تھی وہ 2 ہزار روپے کی تھی اگر یہ اڑھائی ہزار کہہ رہے ہیں تو میں مان لیتی ہوں اور ان سے معذرت بھی کر لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1386 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ہسپتالوں میں ڈائیلسز مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1386: محترمہ عابدہ بی بی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کے کتنے ہسپتالوں میں ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں؟

(ب) کس کس ہسپتال کی مشینیں چالو حالت میں اور کس ہسپتال کی خراب ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں روزانہ تقریباً کتنے مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں؟

(د) کیا مریضوں کی آمدہ تعداد کے لحاظ سے ڈائیلسز مشینوں کی تعداد کافی ہے یا مزید بہتری کی ضرورت ہے کیا حکومت یہ مشینیں مزید فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع راولپنڈی میں تین ٹیچنگ ہسپتال ہیں، جن میں ڈائیلسز مشینوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. بینظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں 16 ڈائیلسز مشینیں ہیں۔
ii. ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں 08 ڈائیلسز مشینیں ہیں۔
iii. ہولی فیملی ہسپتال میں 20 ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں۔

(ب)

i. بینظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں تمام ڈائیلسز مشینیں چالو حالت میں ہیں۔
ii. ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں تمام ڈائیلسز مشینیں چالو حالت میں ہیں۔
iii. ہولی فیملی ہسپتال میں 18 ڈائیلسز مشینیں چالو حالت میں ہیں اور 02 زیر مرمت ہیں۔

(ج)

i. بینظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں روزانہ تقریباً 45 مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں۔
ii. ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں روزانہ تقریباً 19-18 مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں۔
iii. ہولی فیملی ہسپتال میں روزانہ تقریباً 60 مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں

(د) مریضوں کی آمدہ تعداد کے لحاظ سے ڈائیلسز مشینوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے اور حکومت جلد مزید مشینیں فراہم کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) کے بارے میں میرا ضمنی سوال ہے۔ ویسے تو مجھے سارے جواب مل گئے ہیں اور میں satisfy بھی ہوں۔ منسٹر صاحبہ یہ بتا دیں کہ یہ مشینیں کب تک آ جائیں گی، یہ کوئی time frame دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ آپ کا اچھا سوال ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس سوال میں یہی پوچھا گیا ہے کہ کتنے ہسپتالوں میں ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں؟ اس کی ساری تفصیل بتا دی گئی ہے کہ ضلع راولپنڈی میں تین ٹیچنگ ہسپتال ہیں۔ بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں 16، ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں آٹھ اور ہولی فیملی ہسپتال میں بیس ڈائیلسز

مشینیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے number of patients کا بھی بتادیا ہے۔ یورالوجی سنٹر جسے ادھورا چھوڑ دیا گیا تھا ہم نے اس پر کام شروع کر دیا ہے اور انشاءاللہ very soon another 40 dialysis machines would be added there and I think it will be completed by the end of this fiscal year (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1394 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرہ نقوی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سیدہ زاہرہ نقوی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1458 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں موجود ماہر امراض تشخیص کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1458: سیدہ زاہرہ نقوی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "ARY" نیوز کی خبر کے مطابق لاہور میں قائم لیبارٹریز fake رپورٹس بنا کر دیتی ہیں یہ لیبارٹریز آج بھی جناح ہسپتال کے سامنے اسی طرح کام کر رہی ہیں ان میڈیکل لیبارٹریز کے حوالے سے حکومتی اقدامات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) صوبہ میں موجودہ pathalolgists کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) پنجاب میں موجود Histo Pathalologists کی تعداد بتائی جائے؟

(د) اس منصوبے پر کام کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریز میں مہیا کی جانے والی سہولیات کے معیار اور ان سے متعلق شکایات ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ اس طرح کے مسائل کے حل کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام پی ایچ سی ایکٹ 2010 کے تحت عمل میں لایا گیا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 12-2011 میں اپنے قیام کے بعد صحت

کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں بشمول لیبارٹریوں میں سہولتوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کام کا آغاز کرتے ہوئے ان اداروں کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کا عمل شروع کیا۔

کسی بھی لیبارٹری کی رجسٹریشن کے لئے اس لیبارٹری میں pathologist کا روزانہ چار گھنٹے دستیاب ہونا لازمی ہے۔ اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو 1046 لیبارٹری کی رجسٹریشن کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے 323 کو درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد رجسٹریشن جاری کر دی گئی ہے اور باقی لیبارٹریز کو ان کی درخواستوں میں پائی جانے والی کمی کو دور کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کمیشن کو اب تک fake رپورٹس کے بارے میں کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ب،ج) جہاں تک صوبہ میں موجود histopathologist یا consultant pathologist کی تعداد کا تعلق ہے، محکمہ سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے ماتحت ٹیچنگ ہسپتالوں میں اس وقت consultant pathologist/histopathologist کی کل منظور شدہ اسامیاں 128 ہیں، 28 سیٹ پر consultant/histopathologist کام کر رہے ہیں اور 100 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) رجسٹرڈ لیبارٹریز کی جانب سے درست اور معیاری ٹیسٹ اور رپورٹ یقینی بنانے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے Minimum Service Delivery Standards (MSDS) وضع کر لئے ہیں اور حکومت پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد ان کا اطلاق تمام لیبارٹریز پر کیا جارہا ہے۔

قواعد کے خلاف کام کرنے والی لیبارٹری کی اطلاع ملنے پر کمیشن کا Anti-Quackery Cell ضلعی حکومت کی معاونت سے ایسی لیبارٹری کو کام کرنے سے روک دیتا ہے۔ اب تک صوبہ پنجاب میں 1022 لیبارٹریز کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زاہرہ نقوی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کی بہت شکر گزار ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ لیبارٹری ٹیسٹ پر focus کیا جائے کیونکہ تمام مریضوں کا علاج لیٹ ٹیسٹ پر منحصر ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سیدہ زاہرہ نقوی: جناب سپیکر! مجھے اس مقدس ایوان میں طویل بیماری کے بعد آنے کا موقع ملا ہے۔ میں اپنی تمام پیاری پیاری بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بہت ہی پر خلوص دعاؤں میں مجھے یاد رکھا اور میں اپنے تمام بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جن کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ نے مجھے اتنی صحت دی ہے کہ میں یہاں آگئی ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے ابھی بھی مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ میرا ابھی treatment چل رہا ہے لیکن میں نے ہمت کی ہے اور میں آج آپ کے سامنے حاضر ہوگئی ہوں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم سب آپ کے لئے دعاگو ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1549 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1577 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب علی عباس خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1670 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی
کے قیام اور اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***1670: جناب علی عباس خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا قیام کب عمل میں آیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قیام سے اب تک انسیٹیوٹ کی منظور شدہ 1200 سے زائد اسامیوں میں 400 کے قریب اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادارہ ہذا میں ڈاکٹرز، سرجنز اور سپیشلسٹ کی آدھی سے زیادہ اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(د) حکومت ان اسامیوں پر کب تک بھرتی اور تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13-نومبر 2007 کو ہوا۔

(ب) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں 1461 ہیں، جن میں سے 453 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) یہ درست ہے۔ تاہم 100 سے زائد اسامیاں پروموشن کے لئے ہیں جو ڈاکٹرز کی پروموشن ہونے کے بعد پر ہوں گی۔

(د) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے خالی اسامیوں پر مستقل بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی ہے تاہم خالی اسامیاں ایڈہاک پر بھرتی کے لئے متعدد بار اخبارات میں شائع کی گئی ہیں۔ موزوں امیدواران کی عدم دستیابی کی بنیاد پر اسامیاں پُر نہ کی جاسکیں، جنہیں جلد پُر کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور جز (ج) میں یہ پوچھا ہے کہ کتنی اسامیاں doctors, surgeons اور specialist کی خالی ہیں؟ محترمہ ذرا اس کا جواب بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے already جواب دے دیا ہوا ہے کہ 1461 اسامیاں تھیں جن میں سے 453 خالی ہیں اور باقی اسامیوں پر اس وقت لوگ موجود ہیں۔ ہم نے already advertisement دے رکھی ہیں، پبلک سروس کمیشن میں بھی دے رکھی ہیں اور ہم پیرا میڈیکل سٹاف کو بھی employ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ سرجن کا بھی پوچھ رہے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سرجن بھی پبلک سروس کمیشن کے through ہی آ رہے ہیں جونہی وہ آئیں گے ہم ان کو تعینات کر دیں گے۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! ان کی حکومت کو آئے ہوئے تقریباً اٹھارہ ماہ ہو گئے ہیں۔ کُل اسامیاں 1461 ہیں اور ان میں سے 453 خالی ہیں، وہاں پر 100 سے زائد ڈاکٹر اور سرجن کی کمی ہے۔ یقین کریں کہ جن مریضوں کے دل کی تین تین arteries بند ہوتی ہیں انہیں سرجری کے لئے ایک سال سے زیادہ کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ کیا آپ ان لوگوں کے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں، کیا آپ سٹاف، ڈاکٹرز اور سرجن کو بھرتی نہیں کر سکتے، کیا آپ تھیٹر کو ڈبل شفٹ میں استعمال نہیں کر سکتے؟ آپ بے شک اس پر کمیٹی بنا دیں وہ تمام معاملات کو دیکھ لے گی کہ کسی مریض کو 14 ماہ کا ٹائم، کسی کو 15 ماہ کا ٹائم اور کسی کو 16 ماہ کا ٹائم دیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس چیز کو آپ خود دیکھ لیں اور چیک کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے ذرا اجازت دیجئے میں اس پر تھوڑی لمبی بات کروں گی۔ ڈاکٹرز کی ٹریننگ کی جو تباہی ہوئی ہے اس میں ہماری حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ Central Induction Policy کے ذریعے پوسٹ گریجویٹ یا جو specialists ہوتے تھے ان کی تعداد کم ہوتی تھی لیکن ہماری حکومت نے آتے ہی ایک ہزار پوسٹ گریجویٹ کی سیٹیں بڑھائیں۔

جناب سپیکر! عام طور پر سال میں دو دفعہ induction ہوتی تھی ہم نے سال میں تین دفعہ induction کی تاکہ زیادہ specialists بن سکیں۔ یہ جس specialty کی بات کر رہے ہیں وہ کارڈیالوجی ہے۔ کارڈیالوجی کے اندر آپ کو specialized لوگ چاہئے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے دل کی تین نالیاں بند ہیں تو انہیں میں کھول سکتی ہوں اور نہ ہی کوئی اور ڈاکٹر کھول سکتا ہے اس کے لئے You need a cardiologist who is interventional cardiologist اگر میں بغیر ٹریننگ کے وہاں ڈاکٹر لگا دوں گی تو تب بھی آپ مجھ سے ناراض ہوں گے۔ اس وقت ڈاکٹروں کی trainings ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اسی جواب میں لکھا ہوا ہے کہ every second day there is a requisition in the Public Service Commission اب اگر ڈاکٹر ہی نہ ہوں تو پھر میں کہاں سے لے کر آؤں۔ ان سے کہیں کہ یہ مجھے دس cardiologist دے دیں جو وہاں نوکری کرنا چاہتے ہیں میں ان کو کل ہی لگا دوں گی۔ یہ دیں تو سہی ناں بجائے بات کرنے کے There is no cardiologist available.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے آپ کو offer دے دی ہے آپ cardiologist دے دیں۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! پھر یہ کام چھوڑ دیں یا ہمیں آرڈر کریں ہم بھرتی کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ اگر آپ کے پاس cardiologists ہیں تو دے دیں۔ وہ walk in interview میں ہو جائیں گے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم کروا لیں گے۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! یہ اشتہار دیں تو پھر ہم دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فی الفور تو دے دیں۔ باقی ہم حل نکال لیں گے۔ جی، اگلا سوال نمبر 1840 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1873 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1875 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1876 بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا

ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1908 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں بلڈ بنک کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***1908: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے کس کس ہسپتال میں بلڈ بنک قائم ہے؟

(ب) ہر بلڈ بنک میں خون کا کتنا ذخیرہ موجود ہے؟

(ج) کیا یہ ذخیرہ انٹرنیشنل پروٹوکول یا SOP کے مطابق ہے؟

(د) حکومت نے اگست 2018 سے اب تک ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں قائم شدہ بلڈ بنکس کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور کے سرکاری بلڈ بنک جو انسٹیٹیوٹ آف بلڈ ٹرانسفیوژن سروس پنجاب (IBTS) کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں ان کی تعداد پندرہ ہے۔ ان کی تفصیلات منسلک کر دی گئی ہیں جو کہ تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور کے ہر بلڈ بنک میں اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق خون کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ برائے تفصیل Flag-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں! ہمارے دستیاب وسائل میں خون بین الاقوامی پروٹوکول کے عین مطابق محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ ذخیرہ شدہ خون مندرجہ ذیل اجزاء کی شکل میں موجود ہے۔

i. (ہول بلڈ) ii- (سرخ خون کا سیل)

iii- (منجمد پلازما) iv- (پلیٹلٹس)

(د) حکومت پنجاب تمام مریضوں کو محفوظ خون کی منتقلی کے بارے میں بہت دلچسپی رکھتی ہے۔ حکومت نے سیف بلڈ ٹرانسفیوژن پراجیکٹ (محفوظ خون کی منتقلی) کے حصول اور دوسرے مراحل کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں۔ ان میں فیصل آباد کا ریجنل بلڈ سنٹر، لاہور کا جنرل ہسپتال اور میو ہسپتال ریجنل بلڈ سنٹر کی اپ گریڈیشن شامل ہے۔ حکومت بلڈ سکریننگ کے لئے بھی بہترین اقدامات کر رہی ہے اور یہ سارے اقدامات اعلیٰ اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے سیف بلڈ ٹرانسفیوژن پراجیکٹ (محفوظ خون کی منتقلی) کے حصول اور دوسرے مراحل کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں تو معزز منسٹر صاحبہ سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں مجھے اس کا جواب چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں؟

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION) (MsYasmin Rashid): Mr Speaker! I am very sorry; the amount of money has not been mentioned here. They had asked for details کہ ہمارے کتنے بلڈ بنک لاہور کے اندر کام کر رہے ہیں، ان کی ساری details میں نے آپ کو لگا کر دے دی تھی ہر ہسپتال کے اندر بلڈ بنک ہے، بلڈ اس وقت جو deliver ہو رہا ہے that is being delivered باقاعدہ screen ہو کر بلڈ دیا جاتا ہے۔ بلڈ collect ہوتا ہے They have proper blood transfusion services اس میں آپ دیکھ لیجئے میں نے سارے ہسپتالوں کی لسٹ دی ہوئی ہے۔ I am very sorry I did not read کہ آپ نے amount of money پوچھی ہے ورنہ میں amount of money بھی آپ کو دے دیتی لیکن اس کے اندر میں نے آپ کو سارا بتایا ہے کہ اس میں whole blood سرخ خون کے cells, plasma, platelets every thing is available ہمارا جو سنٹر ہے Blood Transfusion

Services Punjab has the capacity to produce all sorts of cell components اور وہ produce بھی کر رہا ہے پچھلے دنوں ہم نے cell components بنا کر دیئے بھی ہیں اور استعمال بھی کر رہے ہیں اور یہ سارے جو ہسپتال ہیں اگر آپ پڑھ لیجئے سروسز ہسپتال میں دو بلڈ بنک ہیں، بلڈ یونٹ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں بھی ہے یہ ساری detail ہے I will also tell you and we are trying our level best to read on this system because we are not very happy with it انشاءاللہ اس پر کام کر رہے ہیں اور very soon you will see the complete change in the way of blood transfusion services انشاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! ان کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں یہ mention ہے کہ سیف بلڈ ٹرانسفیوژن پراجیکٹ (محفوظ خون کی منتقلی) کے حصول اور دوسرے مراحل کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں تو پھر مجھے بعد میں بتا دیجئے گا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ فنڈز کتنے جاری کئے گئے تھے تو اس میں فنڈز کی details نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں فنڈز کی details provide کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم انہیں details provide کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1934 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1935 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال کے پیڈیاٹرک سرجری کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*1944: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ پیڈیاٹرک سرجری کے کتنے کیسز آتے ہیں؟

(ب) پچھلے چھ ماہ میں کتنے بچوں کی سرجری کی گئی اور کتنے مریض ابھی انتظار میں ہیں؟

(ج) کیا ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجنز کی تعداد "sanctioned" اسامیوں کے مطابق ہے اگر نہیں تو حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ تقریباً 220-250 پیڈیاٹرک سرجری کے مریض چیک کروانے کے لئے آتے ہیں۔

(ب) پچھلے چھ ماہ میں 7361 بچوں کی سرجری کی گئی اور تقریباً 16000 مریض ابھی انتظار میں ہیں۔

(ج) ہسپتال میں ٹوٹل سرجنز کی اسامیاں 29 ہیں، جن کی ترتیب وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کل 29 اسامیوں میں سے چھ پر سرجنز خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ 23 سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ بات کر رہی ہوں کہ آپ خود یہ جائزہ لیں کہ ابھی تک پچھلے چھ ماہ کے دوران 16 ہزار مریض بچے سرجری کے انتظار میں ہیں اور حکومت کا یہ حال ہے کہ 29 سرجن کی اسامیوں میں سے 23 اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 23 اسامیاں کو پُر کرنے کے لئے PPSC کو requisition کب بھجوائی گئی اور یہ اسامیاں کب تک پُر ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! سب سے important بات یہ ہے کہ یہ requisition اس سال کے شروع میں بھجوائی گئی۔ We did not get any pediatric surgeon to apply, there were not pediatric surgeons available یہ سوال کہ جب ہم بار بار pediatric surgery والوں سے بات کی تو میرے سامنے ڈاکٹر مسعود صادق who is incharge of children complex جہاں pediatric surgery ٹریننگ ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ یہ central induction policy کے اندر important part ہے this is the second specialty اس کا یہ مطلب ہے کہ you first have to become a pediatrician and then go on to pediatric surgery اور pediatric surgeons کا یہ problem ہو گیا تھا کہ ہمیں they did have not enough pediatric surgeons around 12 requisitions واپس آ گئیں without a single person applying for it ہمارے پاس بہت بڑا gap ہے لیکن اب انشاءاللہ we are hoping for this year and onwards and Doctors are going to come out with specialization in pediatric surgery

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا کہ every second week the new requisitions are going to Public Service Commission اور جس طرح وہ واپس آتی ہیں ہم پھر ایک مہینے بعد دوبارہ بھجوا دیتے ہیں۔ آپ اگر کہیں تو میں اگلی دفعہ ساری advertisements جتنی اخباروں میں لگی ہوئی ہیں وہ ساری لے آؤں گی just to show you the number of times the seats have been advertised یہ چیز important ہے کہ چلڈرن کمپلکس is a teaching institute. Being a teaching institution اس کے اپنے different requisites ہوتے ہیں اور اُن prerequisites کو fill کرنا پڑتا ہے۔ On the other hand اگر ہم چلڈرن ہسپتال ملتان کو لیں تو وہاں ہمارے پاس زیادہ periodic surgeon's ہیں وہاں periodic surgeons ابھی join نہیں کر رہے but we are trying our level best ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا basically question یہ تھا کہ یہاں پر انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہوا ہے کہ 23 سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اقدامات اُٹھائے گئے ہیں تو میرا simple question یہ ہے کہ اگر اقدامات اُٹھائے گئے ہیں تو اس کی requisition کب بھجوائی گئی اور یہ اسامیاں کب تک پُر ہوں گی؟ اگر آپ نے requisition بھجوادی ہے تو مجھے اس کی کاپی دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہیں requisition کی کاپی دے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ضرور فراہم کر دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1954 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1973 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں فیملی فزیشن ڈاکٹرز
کی پرائیویٹ کلینکس چلانے کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1973: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کل کتنے فیملی فزیشن ڈاکٹرز پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے فیملی فزیشن ڈاکٹرز کے لئے کوئی ریفریشر کورسز کروانے کا اہتمام کر رکھا ہے؟

(ج) کیا فیملی فزیشن ڈاکٹر صحت کے حوالے سے چلنے والی حکومتی آگاہی مہم میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر ہاں تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع لاہور میں فیملی فزیشن ڈاکٹرز کے پرائیویٹ کلینکس کی تعداد تقریباً 2410 ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول فیملی فزیشن ڈاکٹرز کے کلینکس میں سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے Minimum Service Delivery Standards(MSDS) وضع کئے ہیں اور حکومتِ پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد ان کا اطلاق شروع کیا ہے۔ اس ضمن میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اب تک MSDS پر صوبہ میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کے 24948 افراد بشمول فیملی فزیشن ڈاکٹرز کو ٹریننگ دے چکا ہے۔ علاوہ ازیں فیملی فزیشنز کی تنظیمیں مختلف اداروں کے تعاون سے وقتاً فوقتاً اپنے ممبران کی پیشہ وارانہ تربیت کا اہتمام کرتی رہتی ہیں۔

(ج) حکومتی ہسپتالوں میں ملازم فیملی فزیشن ڈاکٹرز صحت کے حوالے سے چلنے والی آگاہی مہمات کے سیمینارز، ورکشاپس اور کانفرنسز میں حصہ لیتے ہیں۔ جن میں غیر سرکاری فیملی فزیشن ڈاکٹرز بھی شریک ہوتے ہیں فیملی فزیشنز ایسوسی ایشن آف پاکستان بھی صحت آگاہی کے سیمینارز اور ورک شاپس کا اہتمام کرتی ہے جس میں سرکاری اور غیر سرکاری فیملی فزیشنز ڈاکٹرز شرکت کرتے ہیں، خصوصاً پولیو، ہیپاٹائٹس، ٹی بی، الزائمر، ایڈز اور دیگر چھوت کی بیماریوں کے حوالے سے تحصیل، ضلع، ڈویژن کی سطح پر سرکاری اور غیر سرکاری ادارے اور میڈیکل کے تدریسی ادارے بھی سیمینارز اور ورک شاپس کا انعقاد کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے جو جواب موصول ہوا ہے اس کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں فیملی فزیشن ڈاکٹرز کے پرائیویٹ کلینکس کی تعداد تقریباً 2410 ہے تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے ڈاکٹرز ایسے ہیں جو کہ سرکاری نوکری بھی کر رہے ہیں؟ کتنے ڈاکٹرز ایسے ہیں جو اپنے پرائیویٹ کلینکس چلانے کے ساتھ ساتھ سرکاری نوکری بھی کر رہے ہیں اور کیا ان کی کوئی فیس کا پیمانہ fix ہے کہ وہ کتنی فیس چارج کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ انہوں جو سوال پوچھا تھا وہ یہ تھا کہ پرائیویٹ سیکٹر کے اندر اس وقت پرائیویٹ جنرل practitioners کتنے ہیں جو اس وقت practice کر رہے ہیں۔ ہیلتھ کیئر کمیشن ہر ڈاکٹر کو رجسٹر کرتی ہے، ان کا کلینک جا کر دیکھتی ہے اور کلینک دیکھنے کے بعد then they certify whether this person can look after the work property اس کے اندر آپ کے specialists بھی ہیں، اس کے ندر آپ کے ڈاکٹرز بھی ہیں جو کہ general practitioners ہیں وہ just MBBS ہیں دونوں قسم کے ڈاکٹر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ اس وقت let me tell you that all government doctors are permitted to do their private practice کسی ڈاکٹر کو پرائیویٹ پریکٹس سے منع نہیں کیا۔ سارے specialists جو clinical specialist ہیں وہ سارے اپنی پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ Fee structure جو ہے وہ that is not controlled by the government وہ اس وقت فیس کو چارج کرتے ہیں لیکن ٹیکس کے through کنٹرول ہوا ہے جب ڈاکٹر 1500 سے کم فیس چارج کرے گا تو اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگے گا اور 1500 یا 2000 سے زیادہ فیس چارج کرے گا تو اس کو ہر مریض پر 20 فیصد ٹیکس گورنمنٹ کو pay کرنا پڑے گا just to discourage people charging high fee. یہ اسی لئے گورنمنٹ نے کیا ہے Otherwise you cannot control the fee structures of private doctors. نہ ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس یہ اتھارٹی ہے اور نہ کسی اور کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ابھی رہتا ہے اور شاید اس سے کسی کا بھلا ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ٹائم نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولنگر میڈیکل کالج کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1394: **جناب محمد جمیل:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر میں میڈیکل کالج کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو زیر تعمیر میڈیکل کالج کی بلڈنگ کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) حکومت کب تک اس میڈیکل کالج میں کلاسز کا اجراء کروانا چاہتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! میڈیکل کالج کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اور یہ پراجیکٹ 15-2014 میں شروع ہوا۔

(ب) زیر تعمیر میڈیکل کالج کے جو یونٹ الاٹ ہو چکے ہیں ان کا 42 فیصد کام ہو چکا ہے۔ گرلز ہاسٹل اور میڈیکل کالج کی مین بلڈنگ کا کام ہونا باقی ہے۔

(ج) یہ پراجیکٹ 15-2014 میں شروع ہوا تھا اور ابھی تک پانچ سال میں اس کی مین بلڈنگ اور گرلز ہاسٹل کا ٹینڈر نہیں ہو سکا۔ اس دوران Plinth Area Rates بڑھنے کی وجہ سے نظر ثانی شدہ PC-I کی منظوری ضروری ہے پراجیکٹ ڈائریکٹر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ نظر ثانی شدہ PC-I فوری طور پر فراہم کیا جائے تا کہ اس کی منظوری متعلقہ اتھارٹی سے لی جائے۔ جہاں تک کلاسز کے اجراء کا تعلق ہے یہ کالج کی عمارت کی تکمیل کے بعد ممکن ہو گا۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال میں
ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1549: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) الائیڈ ہسپتال میں گردے کے مریضوں کے لئے کتنی ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی مشینیں چالو حالت میں ہیں؟

(ج) حکومت اس ہسپتال کے ڈائیلسز سنٹر اور مشینوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پیرامیڈیکل سٹاف	ڈاکٹرز
ٹوٹل اسامیاں=300	ٹوٹل اسامیاں=541
پُر شدہ اسامیاں=226	پُر شدہ اسامیاں=291
خالی اسامیاں=74	خالی اسامیاں=250

(ب)

ٹوٹل ڈائیلسز مشین	=	21
چالو حالت میں	=	21

(ج) ہسپتال کے ڈائیلسز سینٹر میں اس وقت 21 مشینیں موجود ہیں اور تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں، اگر کسی مشین میں کوئی خرابی آجاتی ہے تو اس کی مرمت کروا کر چالو کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: سر گنگارام ہسپتال کا رقبہ، بلڈنگ اور پارکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*1840: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سر گنگارام ہسپتال لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے۔ کتنے رقبہ پر بلڈنگ اور کتنا خالی پڑا ہوا ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کتنا رقبہ ہسپتال کا کرایہ پر دیا ہوا ہے اور کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں۔ مکمل تفصیل بیان کریں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال کے کتنے رقبہ پر پارکنگ اور کتنے رقبہ پر کنٹین بنی ہوئی ہیں نیز کنٹین کس سکیم کے تحت چلائی جا رہی ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں کتنی کنٹین اور کتنے کیفے ٹیریا ہیں۔ فاطمہ جناح میڈیکل کا کیفے ٹیریا اور مذکورہ ہسپتال کے کیفے ٹیریا کا ٹھیکہ کن افراد کو کتنے میں دیا گیا ہے۔ ٹھیکہ دینے کے لئے کیا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اگر ہاں تو کتنے افراد نے کیا کیا ریٹ دیا تھا۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سر گنگارام ہسپتال لاہور کا کل رقبہ 280 کنال ہے جس میں سے 104.70 کنال پر بلڈنگ ہے جبکہ 175.3 کنال رقبہ خالی پڑا ہے۔

(ب) سر گنگا رام ہسپتال لاہور کا کوئی رقبہ نہ تو کرایہ پر دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں۔

(ج) سر گنگا رام ہسپتال لاہور کے 22 کنال رقبہ پر پارکنگ جبکہ 0.728 کنال رقبہ پر کنٹین اور 0.371 کنال رقبہ پر کیفے ٹیریا بنا ہوا ہے فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی کی کنٹین کا رقبہ 0.384 کنال ہے جبکہ کینٹین سالانہ ٹینڈر کی بنیاد پر چلائی جارہی ہے۔

(د) سر گنگا رام ہسپتال لاہور اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں کنٹینز اور کیفے ٹیریاز جن کا ٹھیکہ دینے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سر گنگا رام ہسپتال:

کنٹین 01 ڈاکٹرز کیفے ٹیریا 01 ڈاکٹرز میس 01 ٹک شاپ 02

فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی: کنٹین 01 سر گنگا رام ہسپتال کے ان ڈور بلاک کی کنٹین کے ٹھیکیدار کا نام چودھری محمد سرور ہے ٹھیکے کی نیلامی میں دس فرموں نے حصہ لیا جبکہ ٹھیکے کی نیلامی کا اشتہار روزنامہ "جنگ" میں مورخہ 30.01.2019 کو شائع ہوا اور سب سے زیادہ بولی -/6,240,000 روپے تھی۔ جس کا رقبہ 0.728 کنال ہے۔

ان ڈور بلاک کے ڈاکٹر کیفے ٹیریا کا ٹھیکیدار میسرز چودھری صفدر علی ہے ٹھیکے کی نیلامی میں پانچ فرموں نے حصہ لیا۔ سب سے زیادہ بولی -/1,300,000 روپے تھی۔ جس کا رقبہ 0.385 کنال ہے اور یہ ٹھیکہ مورخہ 08.10.2018 کو جاری کیا گیا۔

ڈاکٹرز میس ڈریم لینڈ ہاسٹل کا ٹھیکہ میسرز خالدہ سبحان کو سب سے زیادہ بولی -/212,000 روپے پر دیا گیا جبکہ ٹھیکہ کی نیلامی میں چار فرموں نے حصہ لیا تھا جس کا اشتہار روزنامہ "ایکسپریس" میں مورخہ 27.07.2018 کو دیا گیا تھا۔ جس کا رقبہ 0.371 کنال ہے۔

ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ ٹک شاپ کا ٹھیکہ میسرز چودھری صفدر علی کو سب سے زیادہ بولی -/1610,000 روپے پر دیا گیا جبکہ ٹھیکہ کی نیلامی میں 14 فرموں نے حصہ لیا جس کا اشتہار روزنامہ "دی نیوز" میں مورخہ 04.02.2019 کو شائع ہوا۔ جس کا رقبہ ایک مرلہ ہے۔

ٹک شاپ گائنی او پی ڈی اور چلڈرن او پی ڈی کا ٹھیکہ میسرز فضل الرحمان کو سب سے زیادہ بولی -/1,750,000 روپے پر دیا گیا جبکہ نیلامی میں 11 فرموں نے حصہ لیا جس کا اشتہار روزنامہ "نوائے وقت" میں مورخہ 04.02.2019 کو شائع ہوا۔ جس کا رقبہ ½ مرلہ ہے۔

فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی کی کنٹین کا ٹھیکہ میسرز ایم کے فوڈ کو سب سے زیادہ بولی -/782,000 روپے پر دیا گیا ہے جس میں تین فرموں نے حصہ لیا جو کہ 06.11.2018 کو جاری کیا گیا جس کا رقبہ 0.384 کنال ہے جو کہ فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی کے مین گیٹ کے ساتھ ہے۔

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں کلاس وار طالب علموں سے متعلقہ تفصیلات

*1873: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس کالج میں ایم بی بی ایس کے علاوہ اور کس کس ڈگری / ڈپلومہ کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار ہیں۔ کتنی اسامیاں پر اور کتنی عہدہ وار خالی ہیں؟

(د) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کے تعینات ڈاکٹرز کا عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) اس وقت اس کالج میں نان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں؟

(و) اس کالج کا سال 19-2018 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

وزیر پرائمری و سکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف)

1۔ فرسٹ ایئر MBBS,330 طلباء　　2۔ سیکنڈ ایئر MBBS,344 طلباء

3۔ تھرڈ ایئر MBBS,329 طلباء　　4۔ فورتھ ایئر MBBS,326 طلباء

5۔ فائنل ایئر MBBS,333 طلباء

(ب) قائداعظم میڈیکل کالج میں صرف ایم بی بی ایس کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج)

عہدہ	کل اسامیاں	موجود	خالی
پروفیسر	60	36	24
ایسوسی ایٹ پروفیسر	77	39	38
اسسٹنٹ پروفیسر	118	80	38
ڈیمانسٹریٹر/APMO	105	84	21

(د) تفصیل لسٹAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل لسٹAnnex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تفصیل لسٹAnnex-Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں فارماسسٹ کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1875: **محترمہ عظمیٰ کاردار**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں فارماسسٹ کی کتنی اسامیاں ہیں۔ کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) کیا فارماسسٹ وارڈوں میں بھی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں تو کس کس وارڈ میں کون کون سے ملازمین کام کررہے ہیں؟

(د) ایل پی میں کتنے فارماسسٹ کب سے کام کر رہے ہیں۔ خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں فارماسسٹ سے متعلقہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کل تعداد	پُر	خالی
1-	33	06	27

(ب) ان اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فارماسسٹ وارڈوں میں کام نہیں کرتے۔

(د) ایل پی میں دو فارماسسٹ، ایک صبح اور ایک شام کی شفٹ میں کام کر رہے ہیں، خالی اسامیاں محکمہ صحت کی ہدایات کے مطابق پُر کر دی جائیں گی۔

لاہور سروسز ہسپتال میں
فارمیسی ٹیکنیشن اور ایکسرے ٹیکنیشن کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1876: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ایکسرے ٹیکنیشن، فارمیسی ٹیکنیشن اور اسی کیڈر کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) اس کیڈر کے کتنے ملازمین سال 18-2017 اور 2019 میں ریٹائر ہوئے ہیں؟

(ج) اس کیڈر کی پروموشن کے لئے ڈی پی سی کب ہوئی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ چار / پانچ سال سے اس کیڈر کی پرموشن نہیں ہوئی؟

(ہ) کیا حکومت میرٹ پر آنے والے ملازمین کو پروموٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ایکسرے ٹیکنیشن، فارمیسی ٹیکنیشن اور اسی کیڈر سے متعلقہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسامی کا نام	کل تعداد	پُر	خالی
1	ایکسرے ٹیکنیشن	46	20	26
2	جونیئر ٹیکنیشن ریڈیوگرافی اینڈ امجنگ ٹیکنالوجی	22	09	13
3	فارمیسی ٹیکنیشن (ڈسپنسر)	84	49	35
4	سٹور کیپر کم ڈسپنسر / جونیئر ٹیکنیشن فارمیسی ٹیکنالوجی.	01	01	00

(ب) سال 2017 میں ایکسرے ٹیکنیشن دو، سال 2018 میں ایک اور سال 2019 میں ایک ریٹائرڈ ہوئے۔ ڈسپنسر (ٹیکنیشن / جونیئر ٹیکنیشن فارمیسی ٹیکنالوجی سال 2017 میں پانچ، سال 2018 میں ایک، سال 2019 میں دو ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔

(ج) اس کیڈر کی پروموشن کے لئے ڈی پی سی سال 2015 میں ہوئی جو کہ سال 2011 سے نافذالعمل ہوئی۔

(د) ہاں! یہ درست ہے۔

(ہ) تمام اہل ملازمین کو پنجاب الائیڈ ہیلتھ پروفیشنلز (سروس) رولز 2012 کے تحت سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دی جاتی ہے، جس کے لئے ڈی پی سی سروس رولز کے مطابق متعلقہ ملازمین کے اہلیت پر پورا اُترنے پر منعقد ہوتی ہے۔

فیصل آباد: پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی
پی ایم ڈی سی سے منظوری اور الحاق سے متعلقہ تفصیلات

***1934: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنے پرائیویٹ میڈیکل کالج کس کس نام سے کام کر رہے ہیں۔ یہ کس کس یونیورسٹی اور ہسپتال سے الحاق شدہ ہیں؟

(ب) کتنے کالجز پی ایم ڈی سی سے منظور شدہ اور الحاق شدہ ہیں؟

(ج) کون کون سے کالجز یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور سے الحاق شدہ ہیں؟

(د) ان کالجوں کی منظوری کب ہوئی تھی؟

(ہ) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی بھرتی کون کرتا ہے؟

(و) ان کالجوں میں داخلہ کا طریق کار کیا ہے؟

(ز) ان کالجوں میں داخلہ کی مانیٹرنگ کا اختیار حکومت کے پاس ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد میں چار پرائیویٹ میڈیکل کالجز کام کر رہے ہیں۔

1. یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد
2. انڈیپنڈنٹ میڈیکل کالج، فیصل آباد
3. عزیز فاطمہ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد
4. ابوا میڈیکل کالج، فیصل آباد

ان تمام کالجز کا الحاق یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور سے ہے۔

(ب) مندرجہ بالا تمام کالج پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے منظور شدہ ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا تمام کالج یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور سے الحاق شدہ ہیں۔

(د)

1. یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد (2006-07)
2. انڈیپنڈنٹ میڈیکل کالج، فیصل آباد (2007-08)
3. عزیز فاطمہ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد (2011-12)
4. ابوا میڈیکل کالج، فیصل آباد (2018-19)

(ہ) ان کالجز میں بھرتیاں کالجز خود کرتے ہیں۔ تاہم تمام فیکلٹی ممبرز کی پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے رجسٹریشن لازمی ہے۔ جو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے مرتب کردہ فیکلٹی اپائنٹمنٹ ریگولیشنز میں دیئے گئے تعلیمی معیار اور تجربے کے تابع ہے۔

(و) 2018 سے تمام کالجز میں داخلے سینٹرالائزڈ ہیں۔ داخلے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے ضوابط کے مطابق ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور داخلہ ٹیسٹ لیتی ہے اور پھر میرٹ پر داخلے کرتی ہے۔

(ز) 2018 سے تمام کالجز میں داخلے سینٹرالائزڈ ہیں اور یہ کام یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قوانین کے تحت قائم شدہ پراونشل ایڈمیشن کمیٹی کے زیر نگرانی کرتی ہے۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اس کو مانیٹر کرنے کی مجاز ہے۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں 2017 تا 2019
میں ایم بی بی ایس اور دیگر کلاسز میں داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

*1935: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں سال 18-2017 اور 2019 میں ایم بی بی ایس اور دیگر کس کس کلاس میں داخلہ ہوا۔ ہر کلاس میں داخل طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ب) ان کلاسز میں داخلہ کا میرٹ بتائیں اور میرٹ کا طریق کار بتائیں؟

(ج) کیا تمام کلاسز میں میرٹ پر داخلہ ہوا ہے؟

(د) ان کلاسز میں داخلہ کا میرٹ کن کن افسران اور اہلکاران کی زیر نگرانی بنایا گیا؟

(ہ) کتنے طالب علموں کو سیلف سپورٹس اور دیگر کن کن بنیاد پر داخل کیا گیا؟

(و) سیلف فناس / سیلف سپورٹس کے تحت کتنے طالب علموں کو داخلے ملے اور ان سے کتنی فیس ماہانہ لی جا رہی ہے اور ان سے داخلہ فیس کتنی لی گئی ہے اور کتنا donation لیا گیا ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) داخلہ برائے سال 17-2016 ایم بی بی ایس 325، بی ڈی ایس مکمل تعداد 50، داخلہ برائے سال 18-2017 ایم بی بی ایس مکمل تعداد 325، بی ڈی ایس مکمل تعداد 50، داخلہ برائے سال 19-2018 ایم بی بی ایس مکمل تعداد 325، بی ڈی ایس مکمل تعداد 50۔

(ب) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کی طرف سے مہیا کردہ میرٹ لسٹ کے مطابق داخلہ ہوتا ہے۔

طریق کار

میٹرک 10 فیصد ایف ایس سی 40 فیصد اور انٹری ٹیسٹ 50 فیصد

(ج) جی، ہاں! تمام کلاسز میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے طلباء اور طالبات کا داخلہ کیا جاتا ہے۔

(د) ان کلاسز میں داخلہ کا میرٹ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے افسران کی زیر نگرانی بنتا ہے۔

(ہ) سیلف فنانس کوٹا گورنمنٹ نے ختم کر دیا ہے۔

(و) داخلہ نہ ہونے کی وجہ سے فیس بھی نہیں لی جاتی۔

فیصل آباد: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1954: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں گائنی وارڈ میں کتنے بیڈز کا بندوبست کیا گیا ہے۔ گائنی وارڈ میں تعینات ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹرز مع عملہ کی تعداد فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے گائنی وارڈ میں مزید سہولتیں دینے اور مریضوں کی مشکلات کم کرنے کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے جو کہ فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ ہسپتال 984 بیڈز اور 23 وارڈز پر مشتمل ہے۔ اس وقت 294 ڈاکٹرز اور 57 پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد کے گائنی وارڈ میں 93 بیڈز ہیں۔ اس وقت گائنی وارڈ میں 130 سٹاف بشمول ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل اور معاون سٹاف تعینات ہیں جو تین شفٹوں میں کام کرتے ہیں۔

(ج) ایک نئی 30 بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ قائم کی جارہی ہے۔ جو کہ ایک Approved ongoing Development Scheme میں شامل ہے امید ہے کہ یہ وارڈ 30۔جون 2020 تک فعال ہو جائے گی۔

بہاولپور: چلڈرن ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ، معاہدہ کی شرائط اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2023: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال بہاولپور کی تعمیر کب شروع ہوئی، اس کا تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم مزید درکار ہے اس کا کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) اس منصوبہ کا ٹھیکہ کس کمپنی کو ایوارڈ کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اس کی تعمیر کا معاہدہ کورین ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ کیا ہے اس معاہدہ کی شرائط اور معاہدہ نامہ کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ہ) کورین ڈویلپمنٹ اتھارٹی کتنی رقم اس منصوبہ پر خرچ کرے گی اور کتنی رقم حکومت پنجاب فراہم کرے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال کی تعمیر ابھی تک شروع نہیں ہوئی اس منصوبے کا کل تخمینہ 5008.376 ملین روپے ہے اور اس منصوبہ کی مدت تکمیل 3 سال ہے۔

(ب) ابھی تک منصوبہ پر کوئی کام شروع ہوا اور نہ ہی اس کا کوئی خرچہ ہوا ہے۔

(ج) ابھی تک اس منصوبہ کا کوئی ٹھیکہ نہیں ہوا۔

(د) کورین KU Consortium کی ٹیم چلڈرن ہسپتال بہاولپور کی فزیبلٹی سٹڈی کر رہی ہے۔ اس ٹیم نے اپنا وزٹ 5 تا 9۔ مئی 2019 تک کیا جبکہ دوسرا وزٹ یکم تا 5۔ جولائی 2019 تک مکمل کیا ہے۔ فزیبلٹی رپورٹ کے بعد اس کے نتائج دیکھتے ہوئے گورنمنٹ آف پاکستان کورین گورنمنٹ کے ساتھ Loan Agreement کرے گی۔

(ہ) اس منصوبے کے لئے 34 ملین ڈالر کا قرضہ منظور کیا گیا ہے مگر اس معاہدے پر عملدرآمد فزیبلٹی رپورٹ بننے کے بعد ہی کیا جائے گا۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج اور گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال میں طبی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2256: **سیدہ فرح اعظمیٰ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ میں گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج اور اس کے زیر کنٹرول گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال انتظامی عہدوں سمیت مختلف مسائل کا شکار ہے جس کی وجہ سے مریضوں اور شہریوں کو علاج معالجہ ادویات کی عدم فراہمی، ٹیسٹ نہ ہونے کے سبب مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ تا رہا ہے؟

(ب) گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ کے پرنسپل کے آٹھ ماہ قبل تبادلہ کے بعد سے پرنسپل کی سیٹ خالی ہے اور کالج کی فیکلٹی بھی نامکمل ہے اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ کے زیر کنٹرول گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال میں گریڈ 20 کے ایم ایس کی سیٹ پر گریڈ 19 کا ڈاکٹر تعینات ہے یہاں پر سینئر ڈاکٹر کو تعینات کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں انتظامی عہدوں پر ہسپتال ہذا میں پہلے سے موجود سینئر ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا ہے جو کہ احسن طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور مریضوں کی سہولیات اور ہسپتال کے انتظامات میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی ہے۔ سال 2018 میں ہسپتال ہذا کی سروسز سے 8,50,875 مریض مستفید ہوئے۔

(ب) گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ میں پروفیسر ڈاکٹر طارق محمود ریحان کی تعیناتی بطور پرنسپل دو ماہ قبل ہو چکی ہے۔ فیکلٹی کو پورا کرنے کے لئے متعدد ڈاکٹرز کی ایڈجسٹمنٹ OPS سسٹم کے تحت کر دی گئی ہے۔ فیکلٹی کی بھرتی کے لئے انٹرویوز 22.07.2019 کو ہو چکے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کے ایم ایس کی پروموشن گریڈ 20 میں ہو چکی ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال کے ٹراما سنٹر میں طبی ٹیسٹ کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

***2257: سیدہ فرح اعظمیٰ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال کا ٹراما سنٹر جو سرکاری جگہ پر تعمیر کیا گیا ہے کے زیادہ حصہ پر پرائیویٹ کمیٹی کا کنٹرول کیوں ہے؟

(ب) ٹراما سنٹر میں لیبارٹری موجود نہ ہے اور مریض پرائیویٹ لیبارٹریوں سے ٹیسٹ کرواتے ہیں اور وزیراعظم کے پروگرام کے تحت آنے والی ایک کروڑ روپے مالیت کی PCR مشین بند کیوں پڑی ہے؟

(ج) سرکاری ہسپتال میں ہیپاٹائٹس (بی، سی) کے ٹیسٹ ہسپتال کے اندر نہیں ہوتے کیا تمام سہولیات مہیا کرنے کے اعلان کے باوجود سیالکوٹ کے سب سے بڑے سرکاری ہسپتال میں ان سہولیات کا فقدان کیوں ہے یہ سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) متعلقہ کمپنی کا نام ہیلتھ کیئر ریڈیالوجی سنٹر HRC ہے۔ جو 2004 میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت سٹیزن کمیونٹی بورڈ (CCB) نظام سے وجود میں آیا ہے۔ جس کا معاہدہ اس وقت ضلعی گورنمنٹ اور CCB کے درمیان ہوا اور متذکرہ جگہ ضلع ناظم سیالکوٹ میاں نعیم جاوید کو تفویض کی۔ HRC زیر استعمال حصہ میں سے کچھ واپس لے لیا گیا، باقی ماندہ کے بارے میں HRC نے ہائی کورٹ میں دوسری دفعہ رٹ کی ہوئی ہے جو کہ تاحال زیر سماعت ہے۔

(ب) ہسپتال میں لیبارٹری موجود ہے جہاں پہ ٹراما سنٹر کے تمام ٹیسٹ فری ہوتے ہیں۔ بہت جلد ٹراما سنٹر میں لیبارٹری قائم کر دی جائیگی جس کے احکامات پتھالوجسٹ کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ایک PCR مشین موجود ہے جس سے مریضوں کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں اوسطاً روزانہ 24 ٹیسٹ ہوتے ہیں۔

(ج) سرکاری ہسپتال میں گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مریضوں کو فری سہولت موجود ہے جو مریض ہیپاٹائٹس کلینک میں آتے ہیں ان کے تمام ٹیسٹ فری ہوتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس بی اور سی کی ادویات بھی وافر مقدار میں موجود ہیں اور مریضوں کو دی جارہی ہیں۔

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی تعداد اور ناپید سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2265: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخ زید ہسپتال (رحیم یار خان) میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ہسپتال میں کتنے مریض OPD اور ایمرجنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں؟

(د) ہسپتال میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے نیز کس کس مشینری کی ضرورت ہے اور کب تک مہیا کر دی جائے گی؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال میں مسنگ فسلٹیز فراہم کرنے اور اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد منظور شدہ اسامیوں سے کم ہے جبکہ میڈیکل آفیسرز اور نرسز کی تعیناتی کا عمل جاری ہے بحوالہ اشتہار نمبر IPB B-510 اور میڈیکل ٹیکنالوجسٹ سٹاف (سکیل نمبر 17) کی تعیناتی کا عمل بھی جاری ہے بحوالہ اشتہار نمبر IPB-731۔

(ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کی مکمل vacancy position تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں روزانہ کی بنیاد پر OPD میں تقریباً 6000-7000 اور ایمرجنسی میں 2000-2200 مریض علاج سے مستفید ہوتے ہیں، گزشتہ چند سالوں کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال ہذا میں موجود ٹیسٹوں کے لئے موجودہ مشینری کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز مزید تحریر ہے کہ نئی مشینری کی purchase کے لئے ٹینڈر کا عمل جاری ہے گورنمنٹ آف پنجاب کے رولز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق۔

(ہ) ہسپتال ہذا میں ہر طرح کی ضروری مشینری / ادویات و دیگر سہولیات پہلے سے ہی موجود ہیں جبکہ حکومت پنجاب محکمہ صحت اپنے زیر نگرانی ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر رہی ہے۔ حکومت تمام تدریسی ہسپتالوں کی ایمرجنسی کی اپ گریڈیشن پر پہلے سے ہی کام کر رہی ہے۔

صوبہ میں ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں
ذہنی امراض کے علاج کے ہسپتالوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2384: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ذہنی امراض کے علاج کا ہسپتال موجود ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس پر غور کر رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

ذہنی امراض کے مریضوں کے علاج کے لئے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں (جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں موجود ہیں) میں سایکاٹری ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں جہاں ان امراض میں مبتلا مریضوں کے لئے سہولتیں مہیا ہیں۔ مزید بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب مینٹل ہیلتھ اتھارٹی ایکٹ کے تحت ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا جا رہا ہے جس میں ذہنی امراض کے لئے الگ سے سنٹرز بنائے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس طرح کا ایک مخصوص سنٹر لاہور میں پنجاب مینٹل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ کے نام سے موجود ہے جو کہ 1410 بیڈز پر مشتمل ہے اور ذہنی امراض کے ماہر ڈاکٹرز خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

لاہور: سروسز ہسپتال کے شعبہ آرتھوپیڈک میں
دوران آپریشن استعمال ہونے والی C-Arm سے متعلقہ تفصیلات

*2569: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ آرتھوپیڈک میں آپریشن کے دوران استعمال ہونے والی (C-Arm) مشین ایک ہے اور وہ کافی عرصہ سے خراب پڑی ہوئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس (C-Arm) مشین کو درست کروانے کے ساتھ ساتھ مزید اس طرح کی مشین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں چھ C-Arm مشینیں موجود ہیں جس میں سے چار درست کام کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں دو Arm-C مشینیں نا قابل مرمت حالت میں ہیں دونوں مشینیں تقریباً پندرہ سال پرانی ہیں ان ناکارہ مشینوں کا معائنہ ادارہ ہذا کے بائیو میڈیکل انجینئرز کی ٹیم کر چکی ہے اس کے علاوہ سپلائرز کمپنی کے انجینئر بھی ان مشینوں کے بارے میں رپورٹ دے چکے ہیں۔ ان مشینوں کے بدلے نئی مشینیں خریدنے کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے جس کے تحت خریداری کی منظوری اگلی بورڈ میٹنگ میں حاصل کی جائے گی۔

(ب) انجینئرز کی رپورٹ کے مطابق ناکارہ مشینیں درست نہیں ہو سکتیں، تاہم ان کے بدلے دو نئی C-Arm مشینیں خریدنے کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ جس کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے جس کے تحت خریداری کی منظوری اگلی بورڈ میٹنگ میں حاصل کی جائے گی۔ دونوں C-Arm مشینوں کا Purchase Order بورڈ کی منظوری کے بعد جاری کر دیا جائے گا۔

سیالکوٹ: خواجہ صفدر میڈیکل یونیورسٹی میں محکمہ کے دفاتر، کرائے کی بلڈنگ میں بنائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

***2612: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقاوفاقی وزیر برائے دفاعی امور نے اپنے والد صاحب کے نام سے سیالکوٹ میں خواجہ صفدر میڈیکل یونیورسٹی کا قیام کیا آج محکمہ ہذا کے تمام دفاتر کرائے کی جگہ پر بنائے گئے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو کرائے کی مد میں بھاری رقم ادا کرنا پڑتی ہے؟

(ب) کیا حکومت وقت سرکاری زمین واگزار کر وہاں سرکاری دفاتر کی عمارات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ سیالکوٹ میں سرکاری میڈیکل کالج، سابقہ وفاقی وزیر برائے دفاعی امور خواجہ محمد آصف کے والد خواجہ محمد صفدر کے نام سے منسوب ہے اور میڈیکل کالج جس قطعہ زمین پر تعمیر کیا گیا ہے وہ گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال کی ملکیت ہے۔ اس قطعہ زمین پر ہسپتال کے علاوہ مندرجہ ذیل عمارات بھی تعمیر شدہ تھیں۔

- پیرامیڈیکل سکول، اس کے ہاسٹلز، ملازمین کے کوارٹرز اور دیگر عمارات
- نرسنگ سکول اور اس کے ہاسٹلز
- فیملی ہیلتھ کلینک کی عمارت
- ٹی بی وارڈ کی عمارت

مندرجہ بالا عمارات میں سے نرسنگ سکول اور فیملی ہیلتھ کلینک اِسی قطعہ زمین پر از سرنو تعمیر کر دیئے گئے ہیں۔ پیرامیڈیکل سکول کو کالج سے الحاق شدہ گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ٹی بی وارڈ کو علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال کی صدر عمارت میں پہلے سے بہتر انداز اور سہولیات کے ساتھ منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ حقیقت ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے کہ محکمہ صحت کے اپنے ذاتی دفاتر برائے ڈی ڈی ایچ او، ڈی ایچ او، ای ڈی او، اور ڈی ایچ او ڈی سی خصوصی طور پر باضابطہ پہلے سے کبھی بنے ہی نہیں اور یہ تمام دفاتر پیرامیڈیکل سکول کی متفرق عمارات میں ہی قائم کر دیئے گئے تھے لہٰذا یہ تاثر غلط ہے کہ محکمہ صحت کے سارے دفاتر مسمار کئے گئے ہیں بلکہ پیرامیڈیکل سکول کی عمارات کو کالج بنانے کے لئے گرایا گیا۔ صرف ڈی ایچ کیو اور

ڈپٹی DHDC/IRMNCH,DHO(MS Medical Services) کے دفاتر نجی عمارات میں کام کر رہے ہیں جن کا کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔

(ب) چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیلتھ سیالکوٹ کی رپورٹ کے مطابق شہر سیالکوٹ میں محکمہ صحت کا ایسا کوئی قطعہ اراضی موجود نہ ہے جو کہ قبضہ گروپ کے زیرِ تسلط ہے۔

ملتان: چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں بیڈز اور وارڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2769: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے اس ایمرجنسی میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں۔ اس میں کتنے ڈاکٹرز ڈیوٹی دیتے ہیں؟

(ج) کتنے مریضوں کو ایمرجنسی میں بیڈز ملتے ہیں اور کتنے مریضوں کا علاج سٹریچر یا ویل چیئر پر کیا جاتا ہے؟

(د) ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں اور کون کون سے ٹیسٹ کی سہولت ایمرجنسی میں دستیاب ہے۔ کون کون سی مشینری ایمرجنسی میں موجود ہے کون کون سی بند پڑی ہے اور کون کون سی مشینری کی ضرورت ہے؟

(و) ایمرجنسی میں فرائض دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں نیز یہ کس کس شعبہ کی مہارت رکھتے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ ادارہ 279 بیڈز اور 12 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ایمر جنسی دو وارڈز پر مشتمل ہے۔ جس میں 61 بیڈز ہیں، جہاں روزانہ کی بنیاد پر 35 کے قریب مریض داخل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی بیڈز پر پہلے سے داخل مریض زیرِ علاج ہوتے ہیں اور جن مریضوں کی طبیعت بہتر ہو جاتی ہے ان مریضوں کو ڈسچارج کر دیا جاتا ہے یا پھر ان کو دوسرے وارڈ میں شفٹ کر دیا جاتا ہے اور ان کی جگہ روزانہ آنے والے نئے ایمر جنسی مریض داخل ہو جاتے ہیں۔ ایمر جنسی میں 30 ڈاکٹرز شفٹ وار (Round the Clock) کام کرتے ہیں۔

(ج) ایمر جنسی میں تمام مریضوں کو بیڈز کی سہولت میسر نہیں ہوتی۔ جن مریضوں کو بیڈ مہیا نہیں ہوتا فوری طور پر سٹریچر اور وہیل چیئر ہی پر ان کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے۔ مزید علاج کے لئے بیڈ نہ ہونے کی صورت میں نشتر ہسپتال میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

(د) ایمر جنسی میں داخلہ، ای سی جی، ایکسرے، ایکو، لیب ٹیسٹ، ادویات کی مفت فراہمی اور TPM, Primary PCI کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) تمام دِل کے مریضوں کی ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایمر جنسی میں مفت داخلہ کی سہولت فری ای سی جی، ایکسرے، ایکو، لیب ٹیسٹ اور مفت ادویات کی فراہمی (TPM Primary PCI) کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ایمر جنسی کی مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:

1.	Ventilator	2.	Defibrilator
3.	Cardiac Monitors	4.	ECG Machnies
5.	TPM Machines	6.	Succers
7.	Echo Machines	8.	Infusion Pumps

ایمر جنسی کی تمام مشینری کام کر رہی ہیں اور کوئی مشین بند نہیں ہے۔ تاہم سرکاری ہسپتالوں میں موجودہ اور نئی مشینری کی ضروریات کا مستقل بنیادوں پر جائزہ لیا جاتا ہے اگر نئی مشینری کی ضرورت ہو تو ضابطہ کے تحت کیس مکمل کر کے خریداری کر لی جاتی ہے۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: جنرل ہسپتال و چلڈرن ہسپتال
میں وارڈز اور بیڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2770: **جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال ملتان اور جنرل ہسپتال ملتان کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ایمرجنسی میں کتنے بچے اور مریض داخل ہوتے ہیں۔ کتنے روزانہ علاج معالجہ کے بعد چلے جاتے ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار کتنی ہے؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کیا سرجن ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ ان سرجن کے نام، تعلیم اور وہ کس کس شعبہ کی سرجری کے ماہر ہیں؟

(و) کیا ان ہسپتالوں میں حکومت مزید سرجن ڈاکٹرز مع فزیشن ڈاکٹرز تعینات کرنے اور ان کی تمام ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال ملتان 28 وارڈز اور 574 بیڈز پر مشتمل ہیں۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیلتھ ملتان کی رپورٹ کے مطابق جنرل ہسپتال ملتان کے نام سے کوئی ہسپتال موجود نہ ہے۔

(ب) چلڈرن ہسپتال ملتان کی ایمرجنسی 160 بیڈز پر مشتمل ہے بوقتِ ضرورت نرسری کے 40 بیڈز ایمرجنسی میں شامل کر کے 200 بیڈز کر لئے جاتے ہیں۔

(ج) چلڈرن ہسپتال ملتان میں روزانہ تقریباً 700 بچے علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں، ان میں سے تقریباً 110 بچے داخل ہوتے ہیں اور باقی تقریباً 590 علاج معالجہ کے بعد واپس چلے جاتے ہیں۔

(د) چلڈرن ہسپتال ملتان میں ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

عہدہ	گریڈ	تعداد
پروفیسر	BPS-20	03
ایسوسی ایٹ پروفیسر	BPS-19	14
اسسٹنٹ پروفیسر	BPS-18	20
سینئر رجسٹرار	BPS-18	23
میڈیکل آفیسر	BPS-17	75
وومن میڈیکل آفیسر	PS-17	73
پوسٹ گریجوایٹ رجسٹرار	BPS-17	115
دیگر عملہ وسٹاف	BPS-1-16	1019

(ہ) جی، ہاں! چلڈرن ہسپتال اینڈ دی انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان میں سرجن ڈاکٹرز کے نام، تعلیم اور شعبہ سرجری درجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	سرجن کے نام	تعلیم	شعبہ
1-	پروفیسر ڈاکٹر مختیار حسین بھٹی	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
2-	پروفیسر محمد کاشف چشتی	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
3-	ڈاکٹر محمد اشرف	ایف سی پی ایس	پیڈز نیورو سرجری
4-	ڈاکٹر شفیق احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز آرتھوپیڈک سرجری
5-	ڈاکٹر محمد اسلم یوسف	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
6-	ڈاکٹر محمد آصف خواجہ	ایف سی پی ایس	پیڈز یورالوجی
7-	ڈاکٹر شکیل احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز نیورو سرجری
8-	ڈاکٹر شاب احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
9-	ڈاکٹر اکرام اللہ	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
10-	ڈاکٹر مہرین زہرا	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
11-	ڈاکٹر سعید فیصل عثمان	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
12-	ڈاکٹر محبوب احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
13-	ڈاکٹر محمد نوید انوار	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری

(و) جی، ہاں! حکومت خالی شدہ اسامیاں پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے جبکہ تمام ضروری سہولیات ہسپتال ہذا میں پہلے سے مہیا کی گئی ہیں۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال وغیرہ میں صفائی کا ٹھیکہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

***2795: محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال، چلڈرن ہسپتال فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور جنرل ہسپتال غلام محمد آباد، ڈی ایچ کیو سول ہسپتال فیصل آباد کی صفائی کا ٹھیکہ کن کن کمپنیوں کو دیا گیا ہے ان کے نام، کمپنی کا نام اور رقم کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں کی صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے جگہ جگہ ان ہسپتالوں میں گندگی پڑی ہوئی ہے۔ ٹائلٹ کی حالت انتہائی خراب ہے؟

(ج) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی صفائی کی تحقیقات کروانے اور متعلقہ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے اور صفائی کا مناسب انتظام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) **الائیڈ ہسپتال فیصل آباد:** میسرز JJ Brothers 142 ریلوے روڈ فیصل آباد کو صفائی کا ٹھیکہ مبلغ 20ہزار روپے ماہانہ فی Janitor مورخہ 28.02.2020 تک دیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ	اخراجات
2016-17	-/62,700,000روپے	-/66,698,130روپے
2017-18	-/82,355,369روپے	-/96,329,259روپے
2018-19	-/84,900,000روپے	-/98,664,897روپے

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد: اس ہسپتال میں صفائی کا ٹھیکہ جے جے برادرز 142 ریلوے روڈ فیصل آباد کو دیا گیا ہے۔ یہ ٹھیکہ پہلے ایک سال کے لئے دیا گیا تھا جو کہ قابلِ توسیع تھا اس لئے اس کی دو دفعہ توسیع کی گئی۔ اس کا ٹوٹل دورانیہ 01.09.2016 تا 31.10.2019 ہے۔ ایک Janitor کی ماہانہ تنخواہ مبلغ 20ہزار روپے ہے۔ ٹھیکہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ	اخراجات
2016-17	-/45,750,300روپے	-/17,031,463روپے
2017-18	-/50,479,925روپے	-/27,833,889روپے
2018-19	-/45,000,000روپے	-/32,388,204روپے

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد: میں صفائی کا ٹھیکہ میسر جے جے برادرز، 142 ریلوے روڈ فیصل آباد کو دیا گیا ہے اور اس کا ٹوٹل پیریڈ 01.09.2016 سے لے کر 31.10.2019 تک کا ہے۔ ایک Janitor کی ماہانہ تنخواہ مبلغ 20 ہزار ہے۔ ٹھیکہ کی رقم درج ذیل ہے:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ	اخراجات
2016-17	00	-/2,967,742 روپے
2017-18	-/19,200,000 روپے	-/9,159,635 روپے
2018-19	-/21,000,000 روپے	-/12,412,485 روپے

نوٹ: مالی سال 20-2019 میں -/220,772,000 روپے مشترکہ طور پر Security & Janitorial Services کے لئے الائیڈ ہسپتال، ڈی ایچ کیو ہسپتال اور غلام محمد آباد ہسپتال کو تفویض کئے گئے جبکہ اضافی رقم ہسپتال کی اپنی آمدن سے خرچ کی گئی ہے۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ
2016-17	-/8,000,000 روپے
2017-18	-/17,250,000 روپے
2018-19	-/22,000,000 روپے
2019-20	-/19,800,000 روپے

اخراجات: میسرز عمران اینڈ کمپنی لاہور کو صفائی کا ٹھیکہ -/21593 روپے فی ورکر کے حساب سے دیا گیا ہے اور اِس کام پر 169 ورکر مقرر ہیں جبکہ سالانہ مبلغ -/43,790,604 روپے ادا کئے جا رہے ہیں۔

(ب) ایسا ہرگز نہ ہے فیصل آباد کے متذکرہ تمام ہسپتالوں میں صفائی کا بہترین نظام موجود ہے اور کہیں بھی گندگی نہ ہے، ٹائلٹس کی صفائی باقاعدگی سے تین شفٹوں میں کی جا رہی ہے یہی وجہ ہے کہ صفائی کے نظام کو بہترین بنانے کے لئے پرائیویٹ کمپنی کو کنٹریکٹ دیا گیا ہے، جس کی کارکردگی بہتر ہے جبکہ سپروائزری سٹاف متواتر صفائی کے انتظام کو چیک کرتا ہے۔

(ج) متذکرہ تمام ہسپتالوں میں صفائی کا بہترین نظام موجود ہے لہٰذا کسی قسم کی تحقیقات کا امر غالب نہ ہے۔

لاہور: جنرل ہسپتال میں
32 میڈیکل آفیسرز کی عارضی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2824: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جنرل ہسپتال میں 32 میڈیکل افیسرز کی عارضی تعیناتی کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں میل اور فی میل ڈاکٹرز امیدواروں کی کل تعداد 954 تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکم تعیناتی مورخہ 2-اگست 2019 سے پہلے ایک میرٹ لسٹ مورخہ 8-جولائی 2019 کو آویزاں کی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکم تعیناتی مورخہ 2-اگست 2019 کے تحت جن 32 میل اور فی میل ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا ان کا میرٹ نمبر کچھ اس طرح تھا جو کسی صورت میرٹ پر نہ اترتے تھے؟

Sr No	Merit List No	Order Sr. No	Merit List No	Order Sr. No	Merit List No	Order Sr. No	Merit List No
1.	12	9	534	17	798	25	776
2.	852	10	255	18	276	26	810
3.	151	11	602	19	282	27	547
4.	166	12	752	20	297	28	851
5.	316	13	636	21	592	29	862
6.	347	14	284	22	621	30	911
7.	388	15	763	23	759	31	34
8.	480	16	771	24	769	32	83

(ہ) وہ کون سے خفیہ ہاتھ تھے جنھوں نے میرٹ کی دھجیاں اکھیڑ دیں اور ان 32 میل اور فی میل ڈاکٹرز کو ایک فرضی انٹرویو کے بعد تعینات کیا گیا؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) میڈیکل آفیسرز کی 42 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مورخہ 2۔جون 2019 کو روز نامہ "جنگ" وروزنامہ "ڈان" میں یہ اسامیاں مشتہر کی گئیں، جس کی مقررہ تاریخ 18۔جون 2019 تک 954 درخواستیں موصول ہوئیں، بعد ازاں مورخہ 10,9,8 اور 11۔جولائی کو سپیشل سلیکشن بورڈ نے انٹرویو کئے۔ جن میں سے 585 اُمیدواران انٹرویو کے لئے بورڈ کے سامنے پیش ہوئے اور 42 امیدواران ایڈہاک تعیناتی کے لئے منتخب ہوئے۔ جن کی سفارشات محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کو بھجوائی گئیں جن میں سے 32 امیدواران کے تقررنامے جاری ہوئے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے مفصل جواب جز(الف) میں شامل ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، مورخہ 2۔اگست 2019 سے پہلے تمام 954 اُمیدواران کی لسٹ آویزاں کی گئی تھی یہ اُمیدواران انٹرویو کے لئے اہل قرار دیئے گئے تھے لہٰذا اس لسٹ کو میرٹ لسٹ قرار دینا درست نہ ہے۔

(د) مذکورہ پرفارما میں میرٹ کے خانہ میں جو عدد دِکھائے گئے ہیں وہ میرٹ نمبر نہ ہیں بلکہ انٹرویو لسٹ کے سیریل نمبر ہیں، جس کی تفصیل جز(الف) کے جواب میں موجود ہے۔ انٹرویو وحاضری لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے، سپیشل سلیکشن بورڈ جو کہ مندرجہ ذیل سینئر آفیسرز پر مشتمل ہے، نے اُمیدواران کے انٹرویوز کئے اور اُن کی تعلیمی، علمی اور تجرباتی صلاحیت کے مطابق 42 ڈاکٹرز کا چُناؤ میرٹ کے مطابق کیا جبکہ بورڈ نے حکومتِ پنجاب کے مقرر کردہ معیار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اہل اُمیدواران کا انتخاب کیا:

1. میڈیکل سپرنٹنڈنٹ لاہور جنرل ہسپتال لاہور۔ چیئرمین
2. ایگزیکٹو ڈائریکٹر پنجاب انسٹیٹیوٹ آف نیوروسائنسز۔ ممبر
3. پروفیسر آف میڈیسن کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی۔ بیرونی ممبر
4. ایڈیشنل ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن لاہور جنرل ہسپتال لاہور۔ ممبر

5. نمائندہ گورنمنٹ آف پنجاب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور۔ ممبر

6. نمائندہ گورنمنٹ آف پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی، لاہور ممبر

اندریں حالات، ان 42 منتخب اُمیدواروں میں سے 32 ڈاکٹرز کے ایڈہاک تعیناتی کے احکامات محکمہ صحت پنجاب نے جاری کر دیئے ہیں لہٰذا فرضی انٹرویو اور میرٹ کے برعکس چُناؤ کی بات حقیقت پر مبنی نہ ہے۔ سلیکشن تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں تعینات
پیرامیڈیکل سٹاف کی پروموشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2867: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان میں پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد عہدہ اور گریڈوار کتنی ہے؟

(ب) پیرامیڈیکل سٹاف کی پروموشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) پیرامیڈیکل سٹاف کی پروموشن دینے والی کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں کون کون سے افسران شامل ہوتے ہیں؟

(د) لاہور میں تعینات کتنے پیرا میڈیکل ملازمین کی پروموشن کب سے due ہے اور پروموشن کمیٹی کا اجلاس کب سے نہیں بلایا جارہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت حقدار / سنیارٹی وار سینئر ترین ملازمین کی پروموشن جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ انتظام لاہور میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تعداد 19 ہے۔ گریڈ 1 سے 19 تک پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد 1852 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پیرا میڈیکل سٹاف کو پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پیرا میڈیکل اسٹیبلشمنٹ سروس رولز، 2003 اور پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل سروس رولز، 2012 کے مطابق ٹیچنگ ہسپتال کی مجاز اتھارٹی ادارہ جاتی پروموشن کمیٹی کی میٹنگ کے ذریعے ان کی سنیارٹی، سالانہ کارکردگی کی رپورٹ، تجربہ اور متعلقہ شعبہ میں ٹریننگ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ترقی دیتی ہے۔

(ج) گریڈ 1 تا 16 کی ترقی کے کیسز ہسپتال کی سطح پر پروموشن کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جو کہ مجاز اتھارٹی ہیں ترقی کے احکامات جاری کرتے ہیں جبکہ گریڈ نمبر 17 اور اس سے اُوپر کے پیرا میڈیکل سٹاف کی ترقی مندرجہ ذیل ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی منظور کرتی ہے:۔

(1)	ایڈیشنل سیکرٹری	(چیئرمین)
(2)	ڈپٹی سیکرٹری	(ممبر)
(3)	نمائندہ ریگولیشنز ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی	(ممبر)

محکمہ نے مئی 2018 میں فزیوتھراپسٹ بی ایس۔17 سے بی ایس۔18 میں پروموٹ کئے ہیں۔

(د) جز(د) کا جواب جز(ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(ہ) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن سینئر ترین ملازمین کو خالی سیٹوں پر پروموشن دینے کے لئے ہدایات جاری کر چکا ہے تاکہ حق داروں کو اِن کا حق مل سکے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، گوجرانوالہ، میں ٹیچنگ ہسپتال اور یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہسپتال کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

549: **خواجہ سلمان رفیق:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سابقہ دور حکومت میں صحت کے حوالے سے بہت سے اقدامات کئے گئے جس میں نئے ہسپتالوں کا قیام بھی شامل ہے۔ 31۔ مئی 2018 تک کچھ ہسپتال کا کافی کام مکمل ہو گیا تھا جن میں ڈیرہ غازی خان ٹیچنگ ہسپتال، ساہیوال ٹیچنگ ہسپتال، گوجرانوالہ ٹیچنگ ہسپتال یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی شامل ہیں یہ چاروں ہسپتال میں اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے۔ بلڈنگ کی تکمیل، ہسپتال کا سامان جن میں مشینیں، بیڈز، ایڈیالوجی، پتھالوجی، اپریشن تھیٹر Hvac سسٹم و دیگر کی پروکیورمنٹ کی صورتحال اور ان ہسپتالوں کو چلانے کے لئے تمام عملہ کی بھرتی کی تفصیلات اور یہ چاروں ہسپتال کب مکمل فنکشنل ہوں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) **ڈی ایچ کیو ہسپتال میں گوجرانوالہ:**

منصوبہ برائے تعمیرات مسنگ سپیشلیٹیز ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ، مورخہ 01.02.2015 کو موجودہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال، گوجرانوالہ میں منظور ہوا۔ جس کی مجموعی لاگت 3089.776 ملین روپے تھی۔ بمطابق مراسلہ نمبر SO(DEV-I) (P)(P-VIII)25-30/2017 مورخہ 06.04.2015 کو مسنگ سپیشلٹیز ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میڈیکل کالج، گوجرانوالہ کی زمین میں منتقل کرنے کی منظوری دی گئی۔ جس کے بعد مورخہ 16.02.2016 کو تعمیرات کا کام شروع ہوا۔ مسنگ سپیشلیٹیز ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی فرسٹ رویژن دسمبر 2016 میں ہوئی۔ جس کی مجموعی لاگت 4435.600 ملین تھی۔ اس سکیم کی دوسری رویژن جولائی 2018

میں ہوئی، جس کی مجموعی لاگت 5560.223 ملین تھی۔ مئی 2019 تک 60 فیصد سٹرکچر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ OPD جون 2019 میں شروع کی جارہی ہے اس کا سامان خریدا جا چکا ہے، الٹرا ساؤنڈ، ایکس رے، سی ٹی سکین کی سہولت بھی میسر ہو گی۔ باقی ہسپتال کا سامان نہیں خریدا گیا مزید برآں HVAC سسٹم کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور ڈکٹنگ کا کام شروع ہے۔ OPD چلانے کے لئے 16 ڈاکٹرز کی بھرتی کی جا چکی ہے۔ زیر تعمیر ہسپتال جون 2021 کو فنکشنل ہو جائے گا۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال:

ساہیوال ہسپتال ہذا کی پرانی بلڈنگ کی رینویشن کا کام مکمل ہو چکا ہے اور نئی بلڈنگ کا کام 90 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ بقیہ بلڈنگ کا کام جون 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ایچ ویک سسٹم کا کام 70 تا 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ جسے فروری 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ہسپتال ہذا کی اپ گریڈیشن کے بعد خرید کئے جانے والا سامان کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میڈیکل کالج کی سینئر فیکلٹی اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال کی فیکلٹی کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز سینئر فیکلٹی، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ جسے مزید بھرتی کے ذریعے جلد پورا کر لیا جائے گا اور بقیہ پوسٹوں پر گورنمنٹ کی طرف سے بین ہے۔ بین لفٹنگ کے بعد بقیہ خالی پوسٹوں کو بھرتی کے ذریعے مکمل کر لیا جائے گا۔

ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان:

ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان کی مسنگ سپیشلٹی بلڈنگ کے لئے مشینیں، بیڈز، ایڈیالوجی، پتھالوجی، آپریشن تھیٹر HVAC سسٹم و دیگر کی پروکیورمنٹ مکمل ہو گئی ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور عملہ کی بھرتی کے لئے ڈی جی پی آر DGPR کے دفتر اشتہار بھجوا دیا، اور بھرتی کا عمل انڈر پراسس ہے۔

یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہسپتال کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات:

مورخہ 31.05.2019 تک مندرجہ ذیل کام مکمل ہو چکا تھا۔ مین بلڈنگ 70 فیصد، سروس بلاک 1۔50 فیصد، سروس بلاک 2۔80 فیصد، الیکٹریکل سب سٹیشن 20 فیصد سڑکیں 0 فیصد، ایچ وی اے سی 80 فیصد، ریونیو حصہ 15 فیصد۔

مورخہ 29.08.2019 تک مندرجہ ذیل کام مکمل ہو چکا ہے۔

مین بلڈنگ 80 فیصد، سروس بلاک 1۔80 فیصد، سروس بلاک 2۔80 فیصد، الیکٹریکل سب سٹیشن 70 فیصد، سڑکیں 100 فیصد، ایچ سی اے سی 90 فیصد ریونیو حصہ 16 فیصد (اوپی ڈی، ڈائیلسز، ایمرجنسی، ریڈیالوجی اور پتھالوجی شعبہ جات کی مشینری خریدی جا چکی ہے۔ موجودہ مالی سال 20-2019 میں 300 ملین روپے ریونیو کی مد میں جبکہ 200 ملین روپے بلڈنگ کی مد میں دیا گیا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ مین بلڈنگ کی بیسمنٹ، گراونڈ اور فرسٹ فلور مع الیکٹریکل سب سٹیشن دسمبر 2019 تک مکمل ہو جائے گا۔

اشتہار بھرتی برائے سٹاف ستمبر 2018 میں شائع ہوا تھا جو کہ پنجاب حکومت کی طرف سے بھرتی پر پابندی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔

ایم ایس کی تعیناتی کر دی گئی ہے پنجاب حکومت کی طرف سے اجازت ملنے پر اشتہار بھرتی برائے سٹاف دوبارہ شائع کیا جائے گا جو کہ دسمبر 2019 تک مکمل ہو جائے گی۔

اوپی ڈی ڈائیلسز، ایمرجنسی، ریڈیالوجی اور پتھالوجی شعبہ جات کی مشینری خریدی جاچکی ہے اور یہ شعبہ جات دسمبر 2019 تک کام شروع کر سکتے ہیں۔

فیصل آباد میں میڈیکل کالجز
کی تعداد اوران میں داخلوں سے متعلقہ تفصیلات

591: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنے میڈیکل کالج کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) ان میڈیکل کالج میں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے تحت سال18-2017اور 2019 میں ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس مع فزیو تھراپی کی کلاسز میں کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا۔ ان کے نام، کلاس اور ایف ایس سی مع این ٹی ایس کے نمبروں کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں داخل ہونے والے طالب علموں سے کتنی فیس اور کتنا donation حاصل کیا گیا؟

(د) کیا ان کالجوں میں داخلہ میرٹ پر ہوا ہے اگر میرٹ سے ہٹ کر داخلہ دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد میں سات میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کام کر رہے ہیں۔

1. فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد (سابقہ پنجاب میڈیکل کالج)۔ سرکاری
2. ڈینٹل سیکشن، فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی، فیصل آباد۔ سرکاری
3. یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد۔ غیر سرکاری
4. ڈینٹل سیکشن، یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد۔ غیر سرکاری۔
5. انڈیپنڈنٹ میڈیکل کالج، فیصل آباد۔ غیر سرکاری۔
6. عزیز فاطمہ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد، غیر سرکاری۔
7. ابوا میڈیکل کالج، فیصل آباد، غیر سرکاری۔

(ب) 2017 میں ان تمام کالجز میں داخل شدہ طلبہ کی تعداد 775 تھی جبکہ 2018 میں یہ تعداد بڑھ کر 875 ہو گئی۔ نیز 2019 کے داخلوں کے لئے انٹری ٹیسٹ کا شیڈول جاری کیا جا چکا ہے۔ فیصل آباد میں فزیو تھراپی کا کوئی بھی کالج یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سے الحاق شدہ نہیں ہے۔

(ج) تمام کالجز پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی مقرر کردہ فیس لینے کے پابند ہیں۔ مزید برآں سال 2018 سے پبلک اور پرائیویٹ ہر دو قسم کے کالجز میں داخلے میرٹ کے مطابق مرکزی نظام کے تحت یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز انجام دے رہی ہے۔

(د) سال 2018 سے پبلک اور پرائیویٹ ہر دو قسم کے کالجز میں داخلے میرٹ کے مطابق مرکزی نظام کے تحت یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز انجام دے رہی ہے۔

بہاولپور: سول ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

599: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ -:

(الف) سول ہسپتال بہاولپور کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی اب تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ب) کتنا کام ہوا ہے اور بقایا کام کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) یہ کتنے بیڈز اور وارڈ پر مشتمل ہو گا؟

(د) اس کے کتنے وارڈ/بلاک میں کام شروع ہو چکا ہے؟

(ہ) اس ہسپتال کی تعمیر کے لئے کتنی رقم سال 19-2018 میں مختص کی گئی ہے؟

(و) اس ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ز) حکومت اس ہسپتال کی تعمیر کب تک مکمل کروائے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سول ہسپتال کی تعمیر مورخہ 25.05.2011 کو شروع ہوئی جس کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے 2647.433 ملین کا بجٹ منظور کیا۔ اب تک 2519.675 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بقایا رقم 69.652 ملین روپے کی سمری وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظور ہو چکی ہے جو کہ اب آخری منظوری کے لئے کیبنٹ میں بھیجی جا رہی ہے۔

(ب) تمام کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) سول ہسپتال بہاولپور 410 بستروں پر مشتمل ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ہسپتال کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ مزید رقم تعمیر کے لئے درکار نہ ہے۔

(و) سول ہسپتال میں منظور شدہ اسامیاں ڈاکٹر، پیرا میڈیکل سٹاف عملہ درج ذیل ہے۔ کل اسامیاں گزیٹڈ / نان گزیٹڈ بشمول بورڈ آف مینجمنٹ 1038 پر شدہ اسامیاں 660 خالی اسامیاں 378 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

ملتان: چلڈرن ہسپتال کے ملازمین کو ٹائم سکیل دینے یا نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

620: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ -:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں کے ملازمین کو 2015 سے ٹائم سکیل دے دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ چلڈرن ہسپتال ملتان کے ملازمین کو ٹائم سکیل نہیں دیا گیا مذکورہ ہسپتال کے ملازمین کو ٹائم سکیل نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) چلڈرن ہسپتال ملتان کے وہ ملازمین جن کو ٹائم سکیل نہیں دیا گیا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چلڈرن ہسپتال ملتان کے ملازمین کو 2015 سے ٹائم سکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ٹائم سکیل کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر FDPC39-14/77 (PROVL)(APCA/2008)(Pt.IV) مورخہ 21.06.2017 صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں اس کا اطلاق کر دیا گیا ہے۔

(ب)

1. فنانس ڈیپارٹمنٹ بمطابق نوٹیفکیشن نمبر:FDPC39-14/77(Pt.IV) (APCA/2008)(PROVL)

مورخہ 21-جون 2017 سکیل 01 تا 04 کے تمام ملازمین جن کی ریگولر سروس عرصہ (آٹھ سال مکمل ہو چکی تھی ان کو 14-اکتوبر 2017 سے ٹائم سکیل پروموشن دی جا چکی ہے۔"Annexure "A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

2. سکیل 05 تا 15 تک کے وہ ملازمین جن کا کوئی سروس سٹرکچر یا پروموشن چینل نہیں ہے ان کو بمطابق فنانس ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر:FDPC39-14/77 (Pt.IV)(APCA/2008)(PROVL) مورخہ 4-جنوری 2016 دس سال ریگولر سروس مکمل کرنے پر ٹائم سکیل پروموشن دی جاتی ہے۔اس کیٹیگری کے تمام ملازمین مورخہ 14-اکتوبر 2009 کو ریگولر ہوئے لہٰذا ان کے دس سال 13-اکتوبر 2019 کو مکمل ہوں گے۔"Annexure "B ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ایسا کوئی ملازم نہیں ہے کہ جس کو rule کے مطابق ٹائم سکیل نہ دیا گیا ہو۔

(د) چلڈرن ہسپتال ملتان کے تمام ملازمین جو rule کے مطابق مطلوبہ معیار پر اترتے ہیں ان سب کو ٹائم سکیل دیا جا چکا ہے۔"Annexure "C ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

لاہور: کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں روزانہ آؤٹ ڈور میں مریضوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

623: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں روزانہ کتنے مریضوں کو آؤٹ ڈور میں چیک کیا جاتا ہے؟

(ب) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں کل کتنے ڈاکٹر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) ہسپتال ایمرجنسی کل کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د) کیا حکومت ایمرجنسی وارڈ کی استعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں روزانہ آؤٹ ڈور میں تقریباً 3500 مریض دیکھے جاتے ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا کے مختلف ڈیپارٹمنٹ میں 150 ڈاکٹر اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال کی ایمرجنسی 24 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(د) ہسپتال ہذا کی موجودہ ایمرجنسی جو کہ 24 بیڈز پر مشتمل ہے پوری طرح سے مستعد و متحرک سٹاف کی موجودگی میں بہترین سہولیات بہم پہنچا رہی ہے جو کہ ابھی تک کی ضروریات سے مطابقت رکھتی ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال میں ایم ایس اور سرجن ڈاکٹر کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

652: سیدہ فرح اعظمیٰ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی خالی سیٹ پر کب تک تعیناتی کی جائے گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آرتھوپیڈک، ای این ٹی اور دیگر کوئی سرجن ڈاکٹرز موجود نہ ہیں جس کی وجہ سے مریض پرائیویٹ ہسپتالوں میں سرجری کروانے پر مجبور ہیں یہاں ان شعبہ جات کے سرجن ڈاکٹرز کب تعینات کئے جائیں گے؟

(ج) لیبارٹری موجود نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ہے یہاں کب تک لیبارٹری قائم ہو گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈاکٹر محمد فاروق اقبال APMO ایم ایس AIMH سیالکوٹ کی بطور ایم ایس سردار بیگم تعیناتی کے احکامات جاری کئے مگر کچھ ذاتی وجوہات کی بناء پر متذکرہ ڈاکٹر نے ایم ایس سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کی پوسٹ کا چارج نہیں سنبھالا۔ تاہم ہسپتال کے امور کو چلانے کے لئے ڈاکٹر اعظم ابراہیم کنسلٹنٹ کو ایم ایس سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کا اضافی چارج دیا گیا ہے، تاکہ ہسپتال کے امور متاثر نہ ہوں۔ سردار بیگم کے ایم ایس کی تعیناتی سلیکٹ کمیٹی کی اگلی میٹنگ میں زیر بحث لائی جائے گی۔

(ب) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں اس وقت (کنسلٹنٹ سرجن بی ایس-18) کی ایک سیٹ منظور شدہ ہے جو کہ اس وقت filled ہے جبکہ کنسلٹنٹ ای این ٹی اور کنسلٹنٹ آرتھوپیڈک (بی ایس-18) کی ایک ایک اسامی منظور شدہ ہے جو کہ اس وقت خالی پڑی ہیں جن کی جلد تعیناتی کر دی جائے گی۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ متذکرہ ہسپتال میں لیبارٹری موجود نہیں ہے، گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال، سیالکوٹ میں معمول کے لیبارٹری ٹیسٹ کئے جانے کے لئے لیبارٹری قائم ہے۔ مزید بیان کیا جاتا ہے کہ ہسپتال کی لیبارٹری 58 اقسام کے ٹیسٹ معمول کے مطابق سرانجام دے رہی ہے اور گزشتہ سال 19-2018 میں لیبارٹری ہذا میں 1,58,985 ٹیسٹ سرانجام دیئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں

مدر اینڈ چائلڈ کیئر ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

706: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ڈیرہ غازی خان میں ماں اور بچے کی صحت کے لئے حکومت مدر اینڈ چائلڈ کیئر ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

موجودہ مالی سال میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کی تعمیر کے لئے ADP میں سکیم "Establishment of Gynae Block Teaching Hospital D.G. Khan" کے نام سے شامل کی گئی ہے جس کے لئے 240 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

707: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

حکومت ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں کارڈیالوجی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

ڈیرہ غازی خان میں کارڈیالوجی سنٹر بنانا حکومت کے ترجیحی منصوبوں میں سے ایک ہے۔ جس کے لئے ADP میں ارب روپے رکھے گئے ہیں، اس کی تعمیر کے لئے جگہ کا تعین کر دیا گیا ہے۔ اس کی منظوری بھی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں چلڈرن ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

708: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں شمال مشرقی بلوچستان کے مریض علاج کے لئے آتے ہیں جن میں زیادہ تعداد بچوں کی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں چلڈرن ہسپتال نہیں ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس شہر میں چلڈرن ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان میں (OPD Paeds) میں روزانہ تقریباً 1100 بچوں کا علاج کیا جاتا ہے جن میں بیشتر کا تعلق بلوچستان سے ہوتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے ڈیرہ غازی خان میں چلڈرن ہسپتال نہیں ہے لیکن ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان میں 60 بیڈز پر مشتمل بچوں کے لئے ایک مخصوص وارڈ موجود ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ مالی سال میں ایک نئی سکیم "Establishment of Gynae Block Teaching Hospital D.G. Khan" کے تحت 90 بیڈز کا چلڈرن وارڈ بنایا جائے گا۔

(ج) موجودہ مالی سال میں Tertiary Care کے حوالے سے ڈیرہ غازی خان میں چار بڑے منصوبوں کے لئے ایک ارب 990 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ ان کے تحت گائنی بلاک، او پی ڈی اور ایمرجنسی بلاک اور ٹیچنگ ہسپتال کے نئے بلاک کو مکمل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کارڈیالوجی سنٹر کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ ان جاری منصوبوں کی تکمیل کے بعد چلڈرن ہسپتال کا قیام فزیبلٹی اور وسائل کی دستیابی کے پیشِ نظر زیرِ غور لایا جائے گا۔

ڈیرہ غازی خان میں کینسر ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

709: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ -:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں کینسر کا ہسپتال نہیں ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان کے منار ہسپتال کی طرز پر ڈی جی خان میں بھی کینسر کا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں کینسر کا کوئی ہسپتال نہیں ہے۔

(ب) منار ہسپتال پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے زیرِ اہتمام بنایا گیا ہے اور اس کا انتظام بھی اس کے پاس ہے۔ مزید بر آں کینسر ہسپتال کی تعمیر کے لئے تقریباً5۔ارب روپے درکار ہوتے ہیں۔ محدود وسائل کے پیشِ نظر ڈیرہ غازی خان میں کینسر ہسپتال کی تعمیر فی الحال عمل میں نہیں لائی جا سکتی۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور ڈویژن فیصل آباد

کے ہسپتالوں میں HIV Aids کے مریضوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

754: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد و فیصل آباد ڈویژن کے دیگر ہسپتالوں میں یکم جنوری 2019 سے آج تک HIV Aids کے کتنے مریض رپورٹ ہو چکے ہیں ان کی تفصیل ہسپتال وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد ڈویژن میں HIV Aids کے مریضوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے اس کی بابت اخبارات اور ٹی وی چینل میں روزانہ خبریں آ رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مریضوں کی تعداد میں اضافہ کے باوجود محکمہ ہذا اس بابت کوئی کارروائی نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی کوئی خصوصی ٹیمیں اس ڈویژن میں ایسے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے بنائی گئی ہیں؟

(د) ان مریضوں کی تشخیص اور Labs ٹیسٹ کس کس سرکاری ہسپتالوں سے کروائے گئے ہیں ان سرکاری ہسپتالوں کے نام بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس مرض کی اصل وجوہات جاننے اور اس کے سدباب کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور ڈویژن کے دیگر ہسپتالوں سے ایچ آئی وی کی سکریننگ کے بعد جو مریض رپورٹ ہوتے ہیں ان کو سپیشل کلینک جو کہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت کام کر رہا ہے، کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ یہ سنٹر ایچ آئی وی کے علاج کے حوالہ سے تمام تر سہولیات مفت مہیا کر رہا ہے۔ یکم جنوری سے لے کر اب تک فیصل آباد ڈویژن اور گردونواح کے اضلاع سے 498 مریض رپورٹ ہوئے ہیں جن کے WHO پروٹوکول کے تحت تصدیقی ٹیسٹ کئے گئے اور مثبت ٹیسٹ آنے والوں کو مفت ادویات مہیا کر دی گئی ہیں۔

(ب) فیصل آباد ڈویژن میں کچھ عرصہ میں ایچ آئی وی کیسز میں اضافہ نہیں ہوا لیکن سسپکٹڈ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ ان کیسز کے رپورٹ ہونے کی بڑی وجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت چلائے جانے والی آگاہی مہم ہے۔ ان کیسز کی وجوہات ٹیکے سے نشہ اور عطائیوں کی غیر قانونی میڈیکل پریکٹس ہے۔

(ج) جیسا کہ پہلے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مریضوں کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوا، لیکن پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے سسپکٹڈ کیسز رپورٹ ہونے کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے فیصل آباد ڈویژن میں مزید دو سنٹر برائے مفت مشاورتی اور تشخیصی مراکز اور برائے علاج قائم کئے ہیں جبکہ اس سے پہلے فیصل آباد ڈویژن میں ایک سنٹر برائے مفت مشاورتی اور تشخیصی مرکز اور ایک سنٹر برائے علاج موجود تھا۔ اس کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے فیصل آباد ڈویژن کی تمام جیلوں میں High Risk Groups کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے سکریننگ اور ٹریٹمنٹ کی ہے جس کا تیسرا مرحلہ بھی مکمل ہونے جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے چنیوٹ اور شاہ کوٹ میں سکریننگ کیمپس لگائے۔ خواجہ سراؤں کے لئے فاؤنٹین ہاؤس میں سکریننگ کیمپ لگایا گیا۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے نشہ کا ٹیکے لگانے والوں کے لئے بھی فیصل آباد سکریننگ کیمپ منعقد کیا۔

(د) لوگوں کے تشخیصی ٹیسٹ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے سپیشل کلینک میں کئے گئے اور مثبت آنے والے مریضوں کے خون کے نمونے تصدیق کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام میں اپنی نوعیت کی قائم کردہ پہلی BSL-3 لیب میں بھیجے گئے۔

(ہ) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے فیصل آباد ڈویژن میں بڑھتے ہوئے ایچ آئی وی/ایڈز سسپکٹڈ رپوٹڈ کیسز کی وجوہات جاننے کے لئے ان علاقوں میں سکریننگ کیمپس لگائے اور پروگرام کی کارکردگی کے باعث مختلف وجوہات سامنے آئیں جن میں عطائی معالج، غیر تصدیق شدہ خون کی منتقلی، استعمال شدہ سرنج کا دوبارہ استعمال، غیر محفوظ جنسی تعلقات اور متاثرہ ماں سے پیدہ ہونے والے بچے میں منتقلی سرفہرست ہیں۔ان وجوہات کی ذمہ داری لیتے ہوئے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خاتمے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ مزید یہ کہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے مفت سکریننگ کیمپس، قیدیوں کی سکریننگ، مفت مشاورتی، تشخیصی، ماں سے بچے میں جراثیم کی منتقلی اور علاج معالجے کے سنٹرز کا قائم کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 23 جناب چودھری اشرف علی کی ہے وہ اسے پیش کریں گے۔

ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سُننے سے انکار

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سہیل انجم، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ کو شہریوں کے بھرپور احتجاج، شکایات اور عوامی نمائندوں کے ساتھ توہین آمیز روّیہ برتنے کے باعث سیکرٹری محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے نوٹیفکیشن نمبر SO/(GC-1)4-1/2018 مورخہ 4۔فروری 2019 کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا

دیا۔(کاپی لف ہے)اب موصوف آفیسر اپنا اثرو رسوخ استعمال کر کے دوبارہ ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تعینات ہو گیا ہے۔موصوف آفیسر دوبارہ چارج سنبھالتے ہی اپنی پرانی روش کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہو گیا ہے، اپنی من مانیاں کر رہا ہے۔ہسپتال کے ملازمین کے خلاف انتقامی کارروائیاں کرنا شروع کر دی ہیں۔کنٹریکٹ ملازمین کو فارغ کرنا شروع کر دیا اور صرف اپنے من پسند ملازمین کا کنٹریکٹ renew کرتا ہے حتیٰ کہ قوانین کو پس پشت ڈال کر عوام اور مریضوں کو اپنے غیض و غضب کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے اور جب کوئی عوامی نمائندہ موصوف آفیسر سے رجوع کرتا ہے۔اس کے ساتھ بھی توہین آمیز سلوک کرتا ہے۔میں نے موصوف آفیسر کو ایک سرکاری ملازم زین العابدین، سٹور کیپر کا کنٹریکٹ renew نہ ہونے کے حوالے سے فون کیا۔تو موصوف آفیسر نے فون اٹینڈ نہیں کیا، میں نے اس ملازم کی داد رسی کے لئے متعدد مرتبہ فون کیا تو موصوف آفیسر نے اپنے ڈی ایم ایس کو ہدایت دیتے ہوئے کہا میں کسی ایم پی اے کا فون سننے کا پابند نہیں ہوں اور فون سننے سے انکار کر دیا۔جب وہ سرکاری ملازم میری وساطت سے موصوف آفیسر کو داد رسی کے لئے ملا تو موصوف آفیسر نے نہ صرف اس کا کنٹریکٹ renew کرنے سے منع کر دیا بلکہ اس غریب ملازم کی تنخواہ بھی روک لی۔

جناب سپیکر!میں ایک عوامی نمائندہ ہوں لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے سرکاری آفیسرز کو فون کئے جاتے ہیں اور ان سے ملاقات بھی کی جاتی ہے جبکہ سرکاری آفیسر پر لازم ہے، وہ عوامی نمائندوں کو آئین اور قانون کے مطابق انہیں privileges دیں۔جیسا کہ سابق سپیکر نے اسمبلی میں یہ رولنگ دی تھی کہ آئندہ سے کوئی بھی سرکاری آفیسر، کسی عوامی نمائندے کا فون سننے سے انکار نہیں کرے گا۔اگر کسی عوامی نمائندہ کے فون پر رابطہ کرنے پر متعلقہ آفیسر دستیاب نہیں تو، وہ جب اپنے دفتر میں دستیاب ہو گا تو back ring کرنے کا پابند ہو گا۔

جناب سپیکر!موصوف آفیسر نے عوامی نمائندہ کو قاعدہ 15 استحقاقات ایکٹ 1972 کے تحت حاصل حق استحقاق اور اسمبلی کی رولنگ کو بھی نظر انداز کر دیا۔موصوف آفیسر کا ایک عوامی نمائندہ کا فون نہ سننا اور ہتک آمیز روّیہ سے فون بند کر دینا باعث تشویش ہے۔اس ہتک آمیز روّیہ، انداز اور فون نہ سننے سے قاعدہ 15 کے تحت حاصل حق استحقاق کو پامال کرنے سے نہ صرف

میرا بلکہ اس مقدس ایوان کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے لٰہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق مجھے ابھی ملی ہے آپ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کو بھیجا جاتا ہے and the direction to submit report within two months.

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرے حلقہ پی پی-27 سے یونین کونسل ڈھریالہ جالپ اُس کے مین بازار میں آگ لگی ہے جس سے تقریباً 33 دکانیں بالکل ختم ہو چکی ہیں اور 100 کے قریب متاثر ہوئی ہیں اس میں سب سے مین وجہ کہ جو اتنا نقصان ہوا ہے وہ یہ تھا کہ فائر بریگیڈ کی پوری تحصیل پنڈ دادن خان میں ایک گاڑی ہے اس تحصیل میں اٹھارہ یونین کونسلز ہیں ایک میونسپل کمیٹی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائدِ حزبِ اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! اس تحصیل میں اٹھارہ یونین کونسلز ہیں ایک میونسپل کمیٹی ہے اور ایک ٹاؤن کمیٹی ہے جس میں فائر بریگیڈ کی ایک گاڑی ہے اب ایک گاڑی پوری تحصیل پنڈ دادن خان کے لئے ناکافی ہے اگر اس کو divide کر لیا جائے تو ان یونین کونسلز کے لئے کم از کم چار گاڑیاں چاہئیں یہ جتنا نقصان ہوا ہے وہ صرف اور صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہاں گاڑیاں کی تعداد کم ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جن کا جو نقصان ہوا ہے وہ غریب آدمی ہیں اُن کی 33 دُکانیں تو بالکل جل کر راکھ ہوئی ہیں اور 100 کے قریب متاثر ہوئی ہیں تو مہربانی کریں اُن کے لئے میں وزیر قانون سے مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ اس معاملے کو اپنی ذمہ داری میں لیں اور اُن کا غریب لوگوں کے نقصان کا ازلہ کیا جائے اور اُن کا نقصان پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد دوسرا معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ میں ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری ہے یہ تقریباً پندرہ دن پہلے کی بات ہے کہ 277 آدمیوں کو وہاں سے جاب سے نکال دیا گیا ہے یعنی یہاں تو نوکریاں دینے کا واعدہ تھا تو پہلے ہی مہنگائی نے غریبوں کی کمر توڑ دی ہے 277 گھرانوں کا چولہا بند ہو چکا ہے تو میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اُن کو بحال کیا جائے یا ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اپنی نگرانی میں جتنے لوگ بے روزگار ہوئے ہیں اُن کو بحال کر کے اُن کے چولہوں کو جلایا جائے۔ بہت شکریہ۔ بہت نوازش

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے پارلیمانی روایات کا پاس رکھتے ہوئے قائدِ حزبِ اختلاف کے پروڈکشن آرڈر جاری کئے اور میں یہاں پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو بھی میاں محمد نواز شریف کی جیل سے رہائی اور اُن کو علاج کا ریلیف ملنا اور اُن کا بیرون ملک جانا تو میں اُن کے لئے دُعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں صحت دے، تندرستی دے، وہ خیریت سے واپس آئیں وہ ایک نیشنل لیڈر ہیں، ایک political party کو ہیڈ کر رہے ہیں اور جناب سپیکر یہ اس معاشرے اور سوسائٹی کا المیہ ہے کہ جس میں آدمی کو بیمار ہونا ثابت کرنے کے لئے مرنا پڑتا ہے اور وہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج بھی جب اپنی بات کا آغاز کیا ہے تو میرے کچھ دوست ٹریژری بنچز سے بیٹھ کر آوازے کس رہے تھے شاید اُنہیں یاد نہیں ہے کہ یہ موت اور بیماری بتا کر نہیں آتی اور کسی کے گھر بھی آسکتی ہے کسی کا بھی تضحیک یا مذاق اُڑانا۔۔(قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ مناسب روّیہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk اگر کسی معزز ممبر نے بات کرنی ہے تو ایوان سے باہر جا کر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آج یہاں پر ایک چیز واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ کے ساتھ بہت بڑے کھلواڑ ہوئے ہیں اور وہ چند ایک گنتی کے لوگ جو اپنی وفاداریاں تبدیل کرتے ہیں اقتدار کی خاطر انہوں نے اس ہاؤس کی supremacy کا سودا کیا ہوا ہے میں آج یہاں اُس ضمیر کے قیدی، اُس سیاسی قیدی، اُس اٹھارہویں ترمیم کے قیدی، اُس این ایف سی ایوارڈ کے قیدی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو شدید علالت کے باوجود کسی قسم کا ریلیف یا بھیک نہیں مانگ رہا اور وہ کہہ رہا ہے کہ یا مجھے گناہ گار ثابت کرو، میرے خلاف ریفرنس لاؤ یا میرا ٹرائل شروع کرو اور اگر یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تو پھر میرے سے معافی مانگو۔ ہمیں اپنا قانونی حق لینے کے لئے بھی عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر قانون سے بھی گزارش کی کہ میں اور میری پارلیمانی پارٹی اپنی پارٹی کے ہیڈ کو ملنا چاہتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ہمیں written request بھیجیں لہٰذا میں نے انہیں تحریری شکل میں درخواست دی لیکن آج تک یا تو انہوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو وہ درخواست forward نہیں کی یا ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ان کی بات مانی نہیں ہے ان دونوں میں سے کوئی ایک صورتحال ہے لہٰذا ہمیں پھر ہائی کورٹ جانا پڑا اور ہائی کورٹ سے ہمیں ملاقات کرنے کی اجازت ملی جو ملاقات ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے جو ایک قیدی کے ساتھ ملاقات کرنے کا طریق کار ہے ہمیں وہ بھی نہیں مل رہا۔ معذرت کے ساتھ قیدی نہیں وہ تو حوالاتی ہیں کیونکہ قیدی تو تب ہوں گے جب کوئی ان کا ٹرائل یا کوئی الزام ہو گا۔ ہمیں ان سے ملاقات کی اجازت بھی ہائی کورٹ سے لینا پڑی ہے۔ یہ کس قسم کا ایک پاکستان ہے یہ تو اب کئی پاکستان بن چکا ہے جہاں (ن) لیگ، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی، بیوروکریسی، سرمایہ کار اور تاجروں کے لئے الگ الگ قانون ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ حوصلہ کریں۔ میں یہاں پر بات کر رہا ہوں تو میں کوئی ریلیف یا بھیک نہیں مانگ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات کو carry on کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں on the floor of the House کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ خدا شاہد ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی تاریخ شاید ہے کہ ہم نے کبھی ریلیف یا بھیک نہیں مانگی بلکہ ہم نے سلیبیں سجائی ہیں، ہم سولیوں پر چڑھے ہیں، یہ تو وہ لوگ ہیں جو اقتدار کے لئے ضمیر بیچ دیتے ہیں۔ میرے سے تو اتنا سا فاصلہ طے نہیں ہو رہا اور یہ بھیک میں ملی ہوئی سیٹوں پر بیٹھ کر اس قسم کا رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج اس ہاؤس میں اس صوبے کی تاریخ کو درست کرنے کے لئے اور parliamentary supremacy کے لئے یہ بات ضرور کروں گا کہ ہمارے کیسز سندھ سے پنجاب میں ٹرانسفر کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سندھ حکومت ان کیسز پر اثر انداز ہو گی۔ کیا وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت ان کیسز پر اثر انداز نہیں ہو سکتی یہ فارمولا جو کہ سندھ میں apply ہوتا ہے وہ پنجاب میں کیوں نہیں ہوتا لہٰذا میں یہ صوبائی تعصب سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں؟ آپ نے ہمیشہ چھوٹے صوبے کے لوگوں کو یہاں سے قتل کر کے بھیجا ہے اور آپ اب بھی یہ چاہتے ہیں کہ سندھ کو ہم یہاں سے ایک اور لاش بھیجیں لیکن اب ہم اس چیز کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ آپ نے خود سندھ کی نیب پر عدم اعتماد کیا ہے، سندھ کی ٹرائل کورٹس پر عدم اعتماد کیا ہے اور سندھ کی سپر وائزری کورٹ اور ہائی کورٹ سندھ پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ یہ اعتراض پاکستان پیپلز پارٹی نہیں کر رہی بلکہ پاکستان پیپلز پارٹی تو آج بھی اداروں کا احترام کرتی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی آج بھی عدلیہ کا احترام کرتی ہے۔ سندھ کی عدلیہ ہو یا پنجاب کی عدلیہ ہو اگر آپ اس کو اس قدر بے حیثیت اور غیر فعال کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر سندھ کی عدالتوں اور اداروں کا کوئی role نہیں بنتا لہٰذا آپ ان عدالتوں اور اداروں کو بند کر دیں اور تمام کیسز یہاں پنجاب میں لے کر آجائیں۔ صرف پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا جاتا ہے؟ آپ بھٹو صاحب کے مقدمے کی remedy waive off کر دیں اور ان کا ٹرائل کورٹ ہائی کورٹ کو بنا دیں تو میرے خیال میں یہ پاکستان کی تاریخ میں صرف پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ یہ جو تعصب کو ہوا دے رہے ہیں۔ آپ کے بڑا بھائی ہونے کے ناتے سے جو میسج یہاں سے جاتا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے آج ایک لطیفہ یاد آرہا ہے۔ ایک شخص کا سینما ہاؤس تھا اور اس نے ایک طوطا رکھا ہوا تھا جس نے اس کو ایک چیز ہی سکھائی ہوئی تھی کہ لین بناؤ، لین بناؤ اور طوطا سارا دن یہی کہتا رہتا تھا کہ لین بناؤ، لین بناؤ اور جب طوطے کے پر نکل آئے تو وہ طوطا اڑ گیا اور جب جنگل میں گیا تو دوسرے طوطوں نے اسے ٹھونگے مارنے شروع کئے تو وہ وہاں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ لین بناؤ، لین بناؤ۔ جس نے جانا تھا وہ چلا گیا ہے اور جس کے اندر یہ chip fit ہوئی ہوئی ہے کہ میں چھوڑوں گا نہیں، میں چھوڑوں گا نہیں تو وہ آج بھی یہی کہہ رہا ہے اور اس نے گھر جا کر بھی یہی کہنا ہے میں نے چھوڑنا نہیں اور میں نے NRO نہیں دینا۔ میں نے یہ نہیں کرنا او جناب لینے والے لے لیتے ہیں اور دینے والے دے دیتے ہیں اور آپ ان کا role دیکھیں کہ ان کا role کیا ہے؟ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 214/19 جناب جاوید کوثر کی ہے اور پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا تو ہیلتھ منسٹر صاحبہ! اس کا جواب دیں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

گوجر خان میں قائم ٹراما سنٹر کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔ جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار گوجر خان کے ٹراما سنٹر سے متعلق پیش کی گئی تھی تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹراما سنٹر گوجر خان کی عمارت مکمل طور پر کام کر رہی ہے جس میں ایمرجنسی وارڈ، زنانہ و مردانہ وارڈ، لیبارٹری، ایکسرے ڈیپارٹمنٹ اور آپریشن تھیٹر پوری طرح کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ٹراما سنٹر گوجر خان میں کام کر رہے ہیں لیکن چند خالی اسامیاں میں جن میں آرتھوپیڈک سرجن، نیورو سرجن اور یورالوجسٹ کی خالی اسامیاں شامل ہیں جس وجہ

سے ٹراما سنٹر گوجر خان مکمل طور پر فعال نہیں ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی راولپنڈی کی طرف سے ان اسامیوں پر عارضی بھرتی کے لئے انٹرویو بھی کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی ان اسامیوں کو پُر کر کے انشاءاللہ اس ٹراما سنٹر کو فعال کر دیں گے۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ٹراما سنٹر گوجر خان فعال ہے تو وہ اس حد تک functional ہے کہ وہاں پر ٹراما سنٹر کا بورڈ لگا ہوا ہے لیکن باقی وہاں پر کوئی facility موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ٹراما سنٹر کس جگہ پر کام کر رہا ہے کیونکہ میں اس حلقے کا نمائندہ ہوں تو وہاں پر کوئی ٹراما سنٹر کام نہیں کر رہا صرف ایک ٹراما سنٹر کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس ٹراما سنٹر کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے میں معزز ممبر کے ساتھ خود ساری بلڈنگ کا وزٹ کر کے آئی تھی اور ان کی موجودگی میں surgeons کے ساتھ ملاقات کی۔ ان کو ہم نے یہ سمجھایا ہے کہ:

> Trauma centre is not because of the building, it is the number of specialized people who will go and sit there.

جناب سپیکر! ان کو میں نے کل بھی بتایا تھا کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہم وہاں پر نیورو سرجن، آرتھوپیڈک سرجن تعینات کریں تاکہ اس ٹراما سنٹر کو فعال کریں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ بتا رہی تھی اوّل تو یہ انہوں نے نہیں بھیجی this was sent by somebody else تو میں نے اس حوالے سے یہی بتایا ہے کہ وہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب ہم نے اس کے اندر لوگ تعینات کرنے ہیں وہ انشاءاللہ کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فوری طور پر کر لیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 769 محترمہ شاہین رضا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

یونیورسٹی آف لاہور کے تمام غیر قانونی کیمپسز کو بند کرنے کا مطالبہ

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نجی ٹی وی چینل "C-42" نے مورخہ 2۔ نومبر 2019 کو یہ خبر شائع کی ہے کہ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن نے یونیورسٹی آف لاہور کے سب کیمپس واقع اسلام آباد، گجرات اور پاکپتن میں سال 2020 سے نئے داخلہ جات پر پابندی عائد کر دی ہے کیونکہ یہ تمام سب کیمپس گورنر پنجاب کی منظوری کے بغیر کھولے گئے تھے اور حکومت پنجاب کے طے کردہ قانونی اور تعلیمی معیارات پر پورا نہیں اترتے۔ گجرات میں واقع سب کیمپس کرائے کی عمارت پر قائم ہے اور ایک ویران فیکٹری میں کام کر رہا ہے جس کے گرد چاردیواری ہے اور نہ ہی مناسب تعلیمی سہولیات ہیں۔ پی ایچ ڈی اساتذہ کی تعداد مطلوبہ معیار سے انتہائی کم ہے، کئی ایم فل پروگرام غیر قانونی طور پر پڑھائے جا رہے ہیں اور الائیڈ سائنسز کے پروگرام کسی ٹیچنگ ہسپتال کے الحاق کے بغیر پڑھائے جا رہے ہیں۔ اس بات کا انکشاف بھی ہوا ہے کہ پنجاب حکومت کی ایکریڈیشن کمیٹی کو عمارت کوئی اور دکھائی گئی اور فرد کسی اور جگہ کی جمع کرائی گئی جو کہ صریحاً دھوکا دہی ہے۔ درج بالا حالات اور حقائق کی روشنی میں اس بات کا حکم دیا جائے کہ ایک غیر جانبدار کمیٹی ان تمام بے ضابطگیوں کا جائزہ لے اور تعلیم کے نام پر دھوکا دہی ختم کی جائے۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو فوری طور پر یہ حکم دیا جائے کہ غیر قانونی سب کیمپس فوری طور پر بند کرنے کا اقدام کریں اور ماضی کے مطابق یونیورسٹی آف سرگودھا اور بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کی طرز پر تمام طلباء کو یونیورسٹی آف لاہور کے مین کیمپس

واقع لاہور میں منتقل کریں تاکہ ان کے مستقبل کو غیر یقینی سے بچایا جاسکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک سنی ہے یہ ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے لیکن اس میں further investigation کی ضرورت ہے کیونکہ انہوں نے جن حقائق کا ذکر فرمایا ہے اس کی تحقیق ہونا مناسب ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اسے سپیشل کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر 6 کو refer کی جاتی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): شعر سنا دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نے کہا ہے کہ پہلے شعر سنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ارشاد۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر الدین کا حکم نہیں ٹالتا۔ آج کل جو ٹماٹروں کے حالات ہیں ان کے مطابق شعر عرض ہے۔

اج میں اپنے منڈے دا بستہ ویچ آیا واں
لوڑ تے کجھ بہت سی ستا ویچ آیا واں

جناب سپیکر! میں جناب کی وساطت سے وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میری بہناں! خدا کے واسطے ایک منٹ خاموشی اختیار کر لیں۔ اگر نہیں پتا تو تھوڑا بہت سیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House ان کو بات کرنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے تو کہا ہے کہ رولز پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ Chair سے بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پنجاب کی جتنی پولیس یا باقی جو ایجنسیز ہیں وہ وزیر قانون کے ambit میں آتی ہیں۔ ایک بندہ convicted یا قیدی اس وقت ہوتا ہے جب ملک کی اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ اسے کہہ دے کہ یہ convicted ہے اور اس کے خلاف تمام reviews یا تمام اپیلیں خارج ہو جائیں Then he can be considered as convicted person میں کھوکھے کی زبان تو نہیں بول سکتا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہی کہوں گا کہ کبوتروں کو کبھی طوطے کی زبان نہیں آتی۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب بھی ہمارے سابق وزیر قانون رانا ثناء اللہ کی تاریخ آتی ہے۔۔۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: ان کا تو نام ہی نہ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! انہیں سمجھائیں نہیں تو I will take strict action against them, this is not the way یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ I will take some strict action against them. جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر قانون جتنے sober ہیں وہ پلیز! ان کو بھی سمجھائیں۔ میں کہتا ہوں کہ پریس کا جو right to freedom ہے یا right to express and right to expression ہے This is a fundamental right and Article 4 to 28 کے مطابق جو بھی بندہ اندر ہے اگر وہ سپریم کورٹ کی وجہ سے finally convicted نہیں ہے تو he can't be considered as a convicted person لیکن جب بھی ان کی تاریخ ہوتی ہے پولیس والے اور دوسرے انہیں ایسے لاتے ہیں جیسے باجوں وغیرہ کے ساتھ رانا ثناء اللہ کی بارات لے کر آ رہے ہیں تا کہ وہ کسی پریس والے سے بات نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر!وزیر قانون !میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔کوئی پتا نہیں کہ کل کس نے اندر ہونا ہے اور کس نے باہر آنا ہے۔خدا نہ کرے کل آپ سے بھی ایسا ہو تو ہم آپ کو پورا موقع دیں گے اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ جب بھی ان کی تاریخ ہو تو ڈھول باجے والوں کو منع کریں۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/710 محترمہ سبین گل خان کی ہے۔جی، محترمہ!اسے پیش کریں۔

چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور کا سرکاری خزانے سے رقم خُورد بُرد کرنا

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" ملتان کی اشاعت مورخہ 21-اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور نے سرسبز پروگرام کے نام پر لاکھوں روپے کے فرضی بل بنا کر سرکاری رقم خُورد بُرد کر لی۔ تفصیلات یوں ہیں کہ ضلع کونسل راجن پور میں سرسبز پروگرام کے نام پر ضلع کونسل راجن پور کے چیف آفیسر نے فرضی پودے خریدے اور ان فرضی پودوں کا لاکھوں روپے کا فرضی بل بنا کر سرکاری خزانے سے رقم نکلوالی ہے۔اس طرح موصوف آفیسر ضلع کونسل کا سارا بجٹ فرضی بل بنا بنا کر سرکاری خزانے سے رقم خُورد بُرد کر تا رہا ہے اور اب بھی موصوف افسر کی یہی روش جاری ہے جس سے ضلع کونسل کے ملازمین تنخواہوں اور پنشنرز حضرات پنشن سے محروم ہو گئے ہیں۔ ضلع کونسل کے ملازمین میں اس وقت سخت بے چینی پائی جاتی ہے،اہل علاقہ کے شہریوں نے اعلیٰ حکام سے بدعنوان افسر کو فوری تبدیل کرنے اور اس کے خلاف اعلیٰ سطح پر بدعنوانی، کرپشن کے خلاف تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ متذکرہ صورتحال سے شہریوں میں بدعنوان افسر کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ متذکرہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار مجھے ابھی ملی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں تاکہ میں متعلقہ محکمہ سے اس کا جواب لے سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہے:

کورم کی نشاندہی

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 20۔ نومبر 2019 بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔